بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(جان لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم)

سِیرَتِ مُبَارَک

حضرت بندگی میاں

شاہِ دِلاوَر رضی اللہ عنہ

خلیفۂ پنجم حضرت امامنا سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولفہ

حضرت مولانا الحاج سید حسین بلخی صاحب کاظمی

بہ اہتمام

ضیاء المصدقین، ضوفشاں نمبر 245-8-16، کالا ڈیرہ حیدرآباد ۳۶۔اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(جان لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم)

سِیرَتِ مُبَارک

حضرت بندگی میاں

شاہ دِلاوَر رضی اللہ عنہ

خلیفہ پنجم حضرت امامنا سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولفہ

حضرت مولانا الحاج سید حسین بلخی صاحب کاظمی

بہ اہتمام

ضیاء المصدقین، ضوفشاں نمبر 245-8-16، کالاڈیرہ حیدرآباد ۳۶۔اے پی

فہرست

سلسلہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
ا۔	دوسری طباعت پر مقدمہ	۳ تا ۴
ب	منقبت	۵تا۶
ج	حالات اماماؒ بہ یک نظر	۷تا۱۰
د	تعارف	۱۱تا۱۴
ا۔	تمہید	۱۵تا۱۶
۲۔	ابتدائی حالات	۱۶تا۱۸
۳۔	ہجرت وتصدیق	۱۸تا۲۰
۴۔	معاملات اور خوابوں کا حال	۲۰ تا ۲۲
۵۔	دائرہ مبارک	۲۲تا۲۴
۶۔	فقراء عالی مرتبت	۲۵تا۲۶
۷۔	شریعت کی پابندی	۲۷تا۲۸
۸۔	توکل	۲۸تا۲۹
۹۔	اوصاف واخلاق	۲۹تا۳۳
۱۰۔	فضائل	۳۳ تا ۳۸
۱۱۔	فرمودات	۳۸ تا ۴۰
۱۲۔	محضرہ شاہِ دلاورؓ	۴۰ تا ۴۵
۱۳۔	ازواج واولاد	۴۵تا۴۶
۱۴۔	وصالِ مبارک	۴۶ تا ۴۷
۱۵۔	روضۂ مبارک	۴۷تا۴۹
۱۶۔	حوالہ جات	۴۹
۱۷۔	اختتامیہ وشکریہ	۵۰تا۵۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسری طباعت پر مقدمہ

حضرت سید حسین بلخی صاحب مرحوم کے فرزند جناب سید افتخار حسین بلخی نے جب اس ناچیز کے پاس اِس خواہش کا اظہار کیا کہ میں حضرت مرحوم کی تحریر کردہ سیرتِ مبارک حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ پر مختصر سا نوٹ بشکل مقدمہ تحریر کروں تو ایک گونا خوشی ہوئی کہ حضرت مرحوم سے اس ناچیز کو بچپن سے ہی نیاز حاصل رہا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ تھی، وہ یہ کہ وہ اس ناچیز کے پیر بھائی تھے۔ آپ بھی حضرت ابوسعید سید محمودؒ کے مرید تھے۔ حضرت مرشد میاں قبلہ اس ناچیز کے مرشد تھے اور ماموں بھی ہوتے تھے۔ اس طرح بلخی صاحب سے ملاقات رہتی تھی۔ پھر ملازمت کے سلسلہ میں مجھے نلگنڈہ وغیرہ جانا پڑا اور حضرت بلخی صاحب کو کرناٹک جانا پڑا۔ مگر جب میرا کواپریٹیو ڈپارٹ منٹ میں تقرر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی محکمہ میں لکچرر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں مگر کبھی ساتھ نہیں ہوا۔ البتہ ہر رمضان مبارک میں دوگانہ شب قدر کو تو ضرور ملاقات رہتی تھی۔

بہرحال جب میں نے حضرت بلخی صاحب کی کتاب سیرت مبارک کا مطالعہ کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ یہ کتاب نہ صرف حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ کی سیرت ہے بلکہ مہدویت کا اچھا خاصہ تعارف بھی ہے جو کسی بھی ناواقف شخص کیلئے مہدویت سے واقف ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہ تعارف انتہائی مختصر اور جامع ہے۔ اس میں خاص کر تین باتیں قابل توجہ و تحسین ہیں۔

۱) سیرت حضرت شاہ دلاورؒ سے قبل چار صفحات پر محیط حضرت امامنا خلیفۃ الرحمٰن میراں سید محمد جونپوری علیہ السلام کے حالات بہ یک نظر تحریر کیئے گئے ہیں۔ اس میں حضورؑ کی ولادت سے لیکر آپؑ کے پردہ فرمانے تک کے حالات و واقعات بڑے جامع انداز میں تحریر کیئے گئے

ہیں۔اس طرح سیرت حضرت بندگی میاں شاہ دلاور کے مطالعہ سے پہلے ہی قاری مہدویت کے تعلق سے جان لیتا ہے۔

۲) دوسری بات یہ کہ شاہ دلاورؓ کے ابتدائی حالات تحریر کرتے ہوئے موصوف نے دل کی جو تعریف کی ہے وہ قابل دید ہے۔دل کو اللہ سبحانہ تعالیٰ قلب سے یاد کرتا ہے۔**الا من اتی اللہ بقلب سلیم** -یعنی فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دِل (قلب سلیم) لے کر جائے گا۔حضرت بلخی صاحب نے دِل کی تعریف اتنی آسان اور عام فہم زبان میں کی ہے کہ ہر اُردو پڑھنے لکھنے والا اس کو سمجھ سکتا ہے۔

۳) تیسری بات جو مجھے اپنی جانب متوجہ کی وہ مہدوی دائرہ کی تعریف ہے۔سیرت کی کتاب میں مہدی موعودؑ کے دائرہ اور حضرت ثانی مہدیؓ نے مختلف دائرہ قائم کرنے کے جو احکام دیئے تھے اس کا ذکر اور تفصیلات بھی دی ہیں۔اسکے علاوہ اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ موصوف نے کوئی بات کسی حوالے کے بغیر نہیں کی ہے اور حوالے بھی گروہ کی اہم کتابوں سے لئے ہیں اور حوالے میں کتاب کا نام اور صفحہ نمبر بھی لکھا گیا ہے جس سے تحقیق کرنے والوں کو سہولت ہوتی ہے۔

تعجب ہوتا ہے کہ صرف (۵۶) صفحات کی کتاب میں اتنی ساری باتیں اور پھر اتنی تفصیل کہ تشنگی نہ رہئے۔موصوف نے گروہ مہدی کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ تحفہ پیش کیا ہے اور آپ کے صاحب زدگان قابل مبارکباد ہیں کہ حضرت بلخی صاحب کے چہلم پر اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن جاری کرر ہے ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت بلخی صاحب کو ان کی اس کوشش پر جزائے خیر دے اور اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔آمین

فقط

احقر

فقیر سید یعقوب روشن یداللہی

صاحب طرز وادا و قادر الکلام جناب سید تشہیر اللہ صاحب تحسینؔ
ایم اے، ایم فل، عثمانیہ

منقبت

(بہ خدمت حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ خلیفہ پنجم امامنا حضور مہدی موعودؑ)

☆

دیکھ لو ہم کو تم جو نظر بھر شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ
چمکیں گے حتماً سب کے مقدر شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ
رانی سلیمہ کی گودی کے پالے
فرزند مہدیؑ کہلانے والے

مقبولِ مہدی مقبولِ دادر شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ
پہلے مرید اللہ ہوئے تم
بعد مراد اللہ ہوئے تم

نور سے انور اور منور شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ
آنکھوں سے دیکھا تم نے خدا کو
سید محمد مہدی پیا کو

شان تمہاری اللہ اکبر شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ
دنیا ہتھیلی پہ رائی کا دانہ
ہاتھوں میں کھیلے گویا زمانہ

گھو میں اشاروں پہ ماہ و اختر شاہِ دلاورؓ شاہِ دلاورؓ

آپ کا یہ فیضان تھا واللہ
عالم بنے ہیں عالم باللہ
علم کیا سب تم پہ نچھاور شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

روضہ پہ جانا حج کی سعی ہے
دیدار حق کی تا بندگی ہے
حجرہ تمہارا کعبہ سراسر شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

قطبوں کا ملجا جو دائرہ تھا
ہر فرد جس میں مردِ خدا تھا
اُس دائرے کے آپ تھے سرور شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

تعبیر دینے میں یوسفِؑ ثانی
تم پر عیاں تھے رازِ نہانی
مہدی تمہیں یہ کہتے تھے اکثر شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

فیض تمہارا جاری و ساری
آئے ہیں لے کر آس تمہاری
مایوسیوں سے دل ہیں مکدر شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

ہوجائیں پوری سب کی مرادیں
تم پر لگی ہیں سب کی نگاہیں
تحسینؔ بھی ہے آپ کے در پر شاہِ دلاورؒ شاہِ دلاورؒ

حضرت خلیفۃ اللہ میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام

کے حالات بہ یک نظر

نسب مبارک : اہل بیت اطہار (از اولاد حضرت امام موسیٰ کاظمؒ)

مقامِ ولادت : شہر جونپور، علاقہ اتر پردیش، ہند۔ مقام وصال مبارک فراہ مبارک، افغانستان

والد محترم : میاں سید عبداللہؒ المخاطب بہ میراں سید خاں ابن حضرت میراں سید عثمانؒ

والدہ محترمہ : حضرت بی بی آمنہؒ عُرف آقا ملکؒ

تاریخ ولادت : ۱۴/ جمادی الاول ۸۴۷ھ م ۱۴۴۳ء تاریخ وصال مبارک ۱۹/ ذی قعدہ ۹۱۰ھ م ۱۵۰۵ء

اہم ادوار حیات : ۸۵۴ھ م ۱۴۵۰ء، ساتواں سال حفظ کلام اللہ

جونپور : ۸۶۰ھ م ۱۴۵۶ء بارہواں سال (ابتدائی) سترہ سو علماء جونپور کی جانب سے خطاب ''اسعد العلماء''

" " : ۸۶۰ھ م ۱۴۵۶ء بارہواں سال (آخر) حضرت خضر علیہ السلام سے امانت نبوی بمقام مسجد کھوکری حوالے فرمائی اور مہدی موعودؑ ہونے کی بشارت و تصدیقِ حضرت خواجہ خضرؑ، حضرت دانیالؑ، حضرت سید احمدؒ

" " : ۸۶۶ھ م ۱۴۶۲ء انیسواں سال، عقد مبارک بہ پچیری بہن بی بی الہ دادیؓ بنت میاں سید جلالؒ

" " : ۸۷۲ھ م ۱۴۶۷ء پچیسواں سال۔ شرکت جنگ گوڑ اور قتل راجہ دلیت رائے ۔ جذبہ الوہیت طاری ہوا۔

" " : ۸۸۴ھ م ۱۴۷۹ء سینتسواں سال، زمانہ استغراق جذبہ ۱۲ سال، بلا فرق بپابندی فرائض دینی کی ادائی۔

" " : ۸۸۶ھ م ۱۴۸۱ء انچالیسواں سال، میاں دلاورؓ کی حاضری اور تربیت و تلقین

" " : ۸۸۷ھ م ۱۴۸۲ء چالیس سال مکمل، سفر حج، ہجرت بہ فرمان یزدی معہ اہل بیت و سترہ اصحاب۔

ہجرت دانا پور	:	۸۸۷ھ م ۱۴۸۲ء اکتالیسواں سال۔ تجلی ذات، علم مراد اللہ، وراثت قرآن اور بشارت مہدویت وتصدیق بی بی الہ دادیؒ، میراں سید محمودؒ میاں دلاورؓ۔ میاں دلاورؓ کا استغراق جذبہ الٰہی۔ قیام مسجد میاں دراجؒ دانا پور
کالپی	:	۸۸۸ھ م ۱۴۸۳ء بیالیسواں سال۔ ایک درویش کا تین سو کوس سے آپ کے جسم اطہر کی خوشبو سونگھ کر حاضر ہونا۔
چندیری	:	۸۸۹ھ م ۱۴۸۴ء بیالیسواں سال، بی بی بھیکاؓ سے عقد۔
چاپانیر	:	۸۹۰ھ م ۱۴۸۵ء تیالیسواں سال۔ ڈیڑھ سال قیام۔ شاہ نظام الدینؒ رئیس جائیس اور شاہی امراء خاں اعظم سلیم خاں اور فرہاد الملک، شاہی خاندان کے افراد کا ارادت اختیار کرنا۔
بڑودہ بھروچ	:	۸۹۱ھ م ۱۴۸۶ء چالیس واں سال حرم محترم بی بی الہ دادیؓ کا وصال۔ بڑودہ وبھروچ سے ہوتے ہوئے مانڈو پہنچنا۔
مانڈو	:	۸۹۲ھ م ۱۴۸۷ء چوالیس واں سال، سلطان غیاث الدینؒ کی ارادت اور زر وجواہر گزارنے پر عوام میں تقسیم فرمانا فرزند مبارک سید اجملؓ کا وصال
دولت آباد	:	جمادی الاول ۸۹۲ھ م ۱۴۸۷ء پینتالیس واں سال، حضرت سید محمد عارفؒ عرف شیخ مومن ودیگر اولیاءؒ کی زیارت
احمد نگر:	:	۸۹۵ھ م ۱۴۹۰ء اڑتالیس واں سال سلطان احمد نظام الملکؒ کا مرید ہونا اور آپ کے پس خوردہ سے صاحب اولاد ہونا۔
بیدر	:	۸۹۸ھ م ۱۴۹۲ء اکاون واں سال، حاکم قاسم بریدؒ کا معتقد ہونا، اور کئی علماء کی ارادت۔
گلبرگہ	:	۸۹۹ھ م ۱۴۹۴ء ۵۲ واں سال حضرت سید محمد گیسو درازؒ سے کلام شیخ سراج الدین جنیدیؒ کی زیارت واعتکاف رمضان
ڈابھول	:	۹۰۱ھ م ۱۴۹۵ء ۵۳ واں سال۔ سمندری سفر، تین سو ساٹھ مہاجرین کے ہمراہ سفر حج پر روانگی۔

مکہ معظّمہ	:	۹۰۱ھ م ۱۴۹۵ء ۵۴ واں سال۔ بروز جمعہ حج اکبر ادا فرمایا، پہلی مرتبہ دعوئ مہدیت علی الاعلان۔
پہلا دعوی مہدیت	:	بتاریخ ۱۲ رذالحجہ ۹۰۱ھ روز دوشنبہ پیش فرمایا ’’**قال من اتبعنی فھو مومن**‘‘ فرمایا، جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے۔حاضرین وقت شاہ نظام الدینؒ اور قاضی علاء الدین بیدریؒ و دیگر مہاجرین نے آپ سے بیعت کی۔
دوسرا دعویٰ مہدیت	:	۹۰۳ھ م ۱۴۹۷ء ۵۶ واں سال ہندوستان واپس ہوکر احمد آباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں مقام ڈیڑھ سال رہا۔حضرت شاہ نعمتؓ ملک برہان الدین عالم و فاضلؒ، ملک گوہرؒ خزانہ دار شاہ بنگال نے تصدیق فرمائی۔شاہ دلاورؓ داناپور سے احمد آباد حاضر خدمت ہوئے۔آپؑ نے دوسری مرتبہ دعوئ مہدیت فرمایا۔
پٹن	:	۹۰۴ھ م ۱۴۹۸ء ۵۷ واں سال۔تبلیغ۔شاہ رکن الدین مجذوبؒ، میاں سید خوندمیرؓ، مولانہ لاڈ شاہ گجراتی و دیگر علماء نے تصدیق کی، بی بی ملکانؓ سے عقد فرمایا۔
بڑلی (دعویٰ موکد)	:	۲۷ر جمادی الاول ۹۰۵ھ م ۱۴۹۹ء ۵۸ واں سال، دعویٰ موکد، تیسری بار دعوئ مہدیت، بعد نماز ظہر اجماع میں فرمایا ’’**انا الھدی الموعود خلیفۃ اللہ و انا تابع محمد رسول اللہ ﷺ من اتبعنی فھو مومن و من انکر بذاتی فقد کفر**‘‘ میں مہدی موعود اللہ کا خلیفہ، محمدؐ رسول اللہ کی پیروی کرنے والا ہوں، جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے (مولود) حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے سب سے پہلے آمنا وصدقنا کہا۔آپ نے سلطان گجرات کو دعوتی مکتوب لکھا۔علماء پٹن کے چودہ سوالات کا شافی جواب دیا۔
سفر خراسان	:	اس کے بعد جالور (۹۰۶ھ) اجمیر (۹۰۶ھ) ناگور، جیسلمیر (۹۰۷ھ) ٹھٹھہ (۹۰۸ھ)، کاہہ ۹۰۸ھ جہاں آپؑ کو ۲۷ر رمضان لیلۃ القدر کی بشارت ہوئی اور آپؑ نے دو رکعت فرض وشکرانہ ادا فرمائی۔

قندھار : ۹۰۹ھ حاکم قندھار شاہ بیگ ارغون نے تصدیق کی۔

فراہ : ۹۱۰ھ سلطان حسین مرزاؒ کے گورنر امیر ذوالنونؒ نے اور ملا علی فیاضؒ، ملا محمد شروانیؒ، ملا درویش ہرویؒ، ملا علی گل ملا علی فیاضؒ خراسانیؒ نے تصدیق کی، آپ نے نماز جمعہ کے بعد وتر پڑھی اور بمقام فراہ (افغانستان) بتاریخ ۱۹/ ذی قعدہ ۹۱۰ھ م ۲۳/اپریل ۱۵۰۵ء بعمر ۶۳ سال واصل بحق ہوئے۔ مہدی موعود آمد و رفت ۹۱۰ھ آپ کی تبلیغ کی مدت ۲۳ سال رہی اور جملہ سولہ ہزار آٹھ سو کیلو میٹر سفر فرمایا۔

خُلفاء : ۱۔خلیفہ اول حضرت بندگی میاں سید محمودؓ المخاطب ثانی مہدیؓ و ۹۲۰ھ روضہ شریف بھیلوٹ، گجرات۔

۲۔خلیفہ دوم حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ المخاطب بہ صدیق ولایت شہادت ۹۳۰ھ روضہ تین مقامات، پٹن سدراسن، چاپانیر شریف گجرات

۳۔خلیفہ سوم حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ مقراض بدعت، شہادت ۹۳۵ھ روضہ مہا گاں لوگڈھ شریف۔پونا۔

۴۔خلیفہ چہارم حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ دریائے وحدت آشام وصال ۹۴۰ھ روضہ انوندرہ شریف گجرات

۵۔خلیفہ پنجم حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ اول دلاور آخر دلاور وصال ۹۴۵ھ روضہ بورکھیڑہ شریف مہاراشٹرا۔

مذہب : حضور امامناؑ نے فرمایا ''مذہب ما کتاب اللہ واتباع رسول اللہ''

فرائض ولایت : (۱) ترک دنیا (۲) ہجرت (۳) محبت صادقین (۴) عزلت از خلق (۵) توکل (۶) ذکر دوام (۷) طلب دیدار خدا

تسبیح : **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ—اللہ الھنا محمد نبینا القران والمھدی امامنا ، امنا و صدقنا**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

حضرت وحید العصر سعید العلماء مولانا ابوالفتح سید نصرت صاحب تشریف اللہی قبلہ

مبسملاً و محمداً و مصلیاً !

سیرتِ امامنا وسیدنا حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کی راہ میں اصحاب امامنا کی مقدس سیرتوں کا مطالعہ ایک بہترین راہ نما کی حیثیت رکھتا ہے۔قرآن حکیم کی آیت ''فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ الخ (پھر کچھ عرصہ بعد اللہ ایک قوم کو لے آئے گا) میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب مہدی موعودؑ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے ہیں اور ان کے حق میں بشارت دی ہے کہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے محبت فرمائے گا اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کریں گے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف، **انی لاعرف قوماً ھم بمنزلتی** الخ (میں ایک قوم کو جانتا ہوں جو میرے ہم منزل ہوں گے) میں اس قوم کا اہم ترین شرف یہ بیان فرمایا ہے کہ **ھم المتحابون فی اللہ** (وہ اللہ سے بہت محبت کرنے والے ہوں گے) **متحابون** کا صیغہ محبت باہمی کے مفہوم کو بھی ظاہر کر رہا ہے۔اس طرح اس ارشاد رسول سے کلام خدا **یحبھم ویحبونہ** کی بڑی جامع تعبیر مل رہی ہے۔مختصر یہ کہ کلام خدا اور رسولِ خداؐ سے ہمیں اصحاب امامناؑ کی مقدس جماعت کے شرف ومنزلت سے آگہی نصیب ہوتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اصحاب کرام کی سیرت کے آئینہ میں خود امامناؑ کی ذاتِ اقدس کی سیرت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ان کے اخلاق میں ہم امامناؑ کے خلقِ عظیم کا رنگ پاتے ہیں۔ان کے کمالاتِ روحانی، امامناؑ کے فیوض و برکات کا اعجاز ہیں۔مختصر یہ کہ اللہ کی اس محبوب جماعت کے ہر فرد کی سیرت میں سیرت امامناؑ کا نور تاباں وفروزاں ہے۔اس اعتبار سے ہر صحابیؓ مہدیؑ کی مبارک سیرت ، بجائے خود صداقتِ مہدیت کی ایک روشن دلیل ہے۔ بالخصوص خلفائے کرام میں ہر ایک کی سیرت اللہ کی ایک نشانی اور امامناؑ کی مہدیت کے ایک مکمل ثبوت کی حیثیت رکھتی ہے۔اگر انسان کا ذہن تعصبات سے آزاد ہو، قلب جویائے حق ہو اور روح میں اضطرابِ طلب ہو تو ان کے مبارک تذکروں میں شعور آگہی، تسکینِ قلب، اور آسودگیٔ روح کی نعمتیں ہی نعمتیں ملیں گی۔قرآنِ مجید کو

امامناؑ نے ''عشق نامہ'' کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ جو مبارک زندگیاں اس عشق نامہ کی روشنی اور اسکے اتباع میں بسر ہوئی ہیں، ان کے تذکروں کا مطالعہ بھی نگاہِ شوق و محبت ہی سے کیا جانا چاہئے۔

اس مختصر مگر جامع تذکرہ میں آپ حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ اول دلاور، آخر دلاورؓ کی سیرت طیبہ پڑھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ حضرت شاہِ دلاورؓ ریاست گوڑ بنگالہ کے مہاراجہ رائے دلپت رائے کے بھانجے تھے۔ محلوں میں آنکھ کھولی تھی، ناز و نعم میں پلے تھے۔ مگر امام آخرالزماں، خلیفۃ الرحمٰنؑ کی نگاہِ کرم اور فیضِ صحبت کی معجزانہ برکات سے آپ کی سیرت پر اخلاقِ خلیفۃ اللّٰہی کا کیسا گہرا رنگ چڑھ گیا اور قرب الٰہی و فنا کے کن اعلیٰ ترین درجات پر فائز ہوئے اور پھر اپنے دورِ خلافت میں ہزاروں بندگانِ خدا کے دلوں کو ولایتِ محمدیہؐ کے فیضان سے کیسے نئی زندگی بخشی ان کے فضائل اور بشارات کی تفصیل بھی حضرت مولف نے دے دی ہے۔ یہاں تبرکاً صرف ایک فضیلت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ چند اصحاب تشریف فرما تھے اور غالباً باہمی تعارف کے سلسلہ میں کسی نے کہا کہ ہم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، اور کسی نے کہا کہ ہم فاروقی ہیں، وغیرہ وغیرہ، حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ بھی وہاں تشریف فرما تھے اور خاموشی سے یہ سب سن رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنے متعلق اس طرح کی کوئی بات نہیں کہہ سکتے تھے۔ اچانک حجرے کے اندر سے امامنا و سیدناؑ نے آواز دی اور فرمایا کہ میاں دلاور تم بندہ کا نام لے لو۔ اس مختصر سے اِرشاد میں دنیائے انسانیت کیلئے جو عظیم درس پوشیدہ ہے وہ گہرے غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ مگر یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو حضورؑ کی کیسی بے پایاں شفقت حاصل تھی۔ یہ شفقت آپ کے فضائل میں بہت بڑی فضیلت ہے۔

الحاج حضرت فقیر سید حسین صاحب بلخی کی یہ تیسری تالیف ہے آپ کی پہلی تالیف حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ ہی کے سوانح مبارک پر مشتمل ایک رسالہ تھی۔ شائقین نے اُس رسالے کو بہت پسند کیا اور حضرت مولف سے نہ صرف خواہش کی بلکہ اصرار کیا کہ اُسے وسعت دے کر ایک جامع تذکرہ کی صورت دی جائے تا کہ تشنگی باقی نہ رہے، اسی خواہش کی تکمیل میں حضرت مولف نے زیرِ نظر کتاب لکھی ہے، آپ کی دوسری تالیف ایک انگریزی کتاب ہے جس کا نام The Mahdi Maud ہے۔ انگریزی میں امامناؑ کی سیرت طیبہ پر یہ گویا پہلی تعارفی کتاب ہے جو سیرت کے علاوہ، ثبوت، تعلیمات، معجزات اور صحابائے کرامؓ کے مختصر تذکروں پر مشتمل ہے، اس کتاب کو بھی

بفضلِ خدا بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہاں یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ اس کتاب کا افتتاح جناب بشیر الدین بابو خاں صاحب سابق وزیر حکومت آندھرا پردیش کے ہاتھوں بہادر یار جنگ ہال مرکزی انجمن مہدویہ میں ایک بڑے جلسہ عام میں ہوا تھا۔ جس کی صدارت مرشدی و مولائی برادرِ عزیز م فاضل العصر حضرت مولانا میاں سید عبدالحئی عرف حافظ میاں صاحب ثانی علیہ الرحمہ نے فرمائی تھی۔ اس جلسہ میں حضرت کا ایمان افروز خطبۂ صدارت ایک یادگار خطبہ رہا اور یہی خطبہ جس کو عوام و خواص نے بلا استثناء ایک لاثانی خطبہ قرار دیا، آپ کی حیاتِ مختصر کا آخری خطبہ ثابت ہوا۔

رضینا بقضاء اللہ

غرض زیرِ نظر کتاب میں حضرت مولف نے حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی حیات طیبہ سے متعلق نقلیات کی کتابوں میں جتنا مواد مل سکتا تھا اس کو یکجا کرنے کی سعیِ بلیغ فرمائی ہے۔ اس تالیف میں ایک خوبی یہ ہے کہ صرف سوانح نہیں بیان کردیئے گئے ہیں بلکہ سیرت نگاری کے اُصولوں کو پیش نظر رکھ کر ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور ان عنوانات کے تحت تمام متعلقہ روایات اس انداز سے بیان کی گئی ہیں کہ پڑھنے والے واقعاتی ترتیب کے ساتھ ساتھ سیرت مبارکہ کے تابناک پہلوؤں سے مستفیض ہوسکیں۔ اس طرح یہ ذکرِ جمیل مختصر ہونے کے باوجود ایک مکمل تذکرہ کی کمی کو پورا کررہا ہے۔ حضرت مولف کی تمام تالیفات میں نئی نسل کو دینِ حق سے روشناس کرانے کا جذبہ غالب نظر آتا ہے۔ اسی لئے اس کتاب کی بھی دو نمایاں خصوصیات اُس کی آسان زبان اور عام فہم اندازِ بیان ہیں۔ جہاں تک لکھنے کا تعلق ہے یہ کوئی آسان کام نہیں ہے جبکہ سوانح کا مواد کسی ایک کتاب میں موجود نہ ہو۔ حضرت مولف کی یہ کامیابی قابل مبارکباد ہے اور یقین ہے کہ ہمارے نوجوان اس کتاب سے بخوبی استفادہ کرسکیں گے۔

حضرت الحاج سید حسین صاحب بلخی کا سلسلۂ نسب حضرت امام موسیٰ کاظمؓ سے ملتا ہے۔ آپ کا وطن ریاست آندھرا پردیش کے ضلع میدک کا ایک موضع ہے جس کا نام ''مصدق آباد'' تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ اس موضع کی جملہ آبادی مصدقانِ مہدی موعودؑ پر مشتمل تھی۔ اس سے حضرت بلخی صاحب کی عہد طفلی کے ماحول کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، آپ کو اس موضع سے گریجویشن کرنے والے پہلے طالب علم ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی سے ۱۹۴۴ء میں گریجویشن کیا۔ جامعہ عثمانیہ کا یہ دور بجا طور پر اس کا زرین دور کہلاتا ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں

بھی مذہب سے وابستگی کا وہی جوش وجذبہ رہا جو بچپن ہی سے گھر اور سارے گاؤں کے ماحول سے پیدا ہوا تھا۔ اسی زمانہ میں احقر کے والد ماجد پیر ومرشد اسعد العلماء حضرت مولانا میاں ابوسعید سید محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی تھی اور عربی کا درس بھی لیا کرتے تھے۔ سرکاری ملازمت کے دوران بھی دین داری اور تقویٰ شعاری کی راہ پر گامزن رہے، شروع سے آخر تک ملازمت کا ریکارڈ ایک قابل اور دیانت دار عہدہ دار کی حیثیت سے بہت شاندار رہا۔ ریاست حیدرآباد کی تقسیم کے نتیجہ میں آپ کی خدمات ریاست کرناٹک کو دی گئیں۔ چند سال جنوبی ہند کے علاقائی کواپریٹیو ٹریننگ سنٹر راجندر نگر حیدرآباد میں بحیثیت فیکلٹی ممبر اور لکچرر کی خدمت انجام دیں اور شائد اسی زمانہ میں ذوق مطالعہ کی تکمیل کے بہترین مواقع ہاتھ آئے۔ چند سال ریزرو بینک آف انڈیا (بمبئی) میں رورل کریڈٹ آفیسر کے عہدہ پر ذمہ دارانہ خدمات بحسن وخوبی انجام دیں۔ کرناٹک اسٹیٹ اپکس بینک کے سکریٹری کے جیسے اعلیٰ عہدہ پر چند سال خدمت انجام دیں۔ ریاست کرناٹک کے کواپریٹیو ڈپارٹمنٹ میں شریک ناظم (نظم ونسق) کے عہدہ سے وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور بعد مراجعت حج حضرت بلخی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے ذوق وشوق و دوران حج بعض حالات وکیفیات کی بناء پر حضرت والد ماجد پیر ومرشد قبلہؒ نے ان دونوں کو خصوصی عبادات کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جس پر موصوف بفضلِ خدا وطفیل خاتمین و مرشدین سلسلہ آج تک سختی سے پابند ہیں، یہ اجازت موصوف کی زندگی کا یقیناً اہم سرمایہ شمار ہوگی۔ حضرت والدِ ماجد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت پیر ومرشد فاضل العصر مولانا میاں سید عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر فریضۂ ترک دنیا انجام دیا۔ علوم دینی سے خود مستفیض ہوئے اور دوسروں کو مستفیض کرنے کیلئے تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ آپ کو دینی استفاضہ اور افاضہ کا یہ ذوق الٰہی انھیں بزرگوں سے ملا ہے۔

حضرت مولف کی زندگی اور جدوجہد سے متعلق یہ چند سطریں اس لئے لکھی گئی ہیں کہ ہمارے نوجوانوں میں ہر حال اور ہر مقام میں خدا کی اسپرٹ پیدا ہو اور ان کا جذبۂ عمل بیدار رہو۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیل بندگی میاں شاہ دلاورؒ حضرت مولف کی اس محنت اور عمل بااخلاص کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنادے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

احقر العباد

فقیر ابوالفتح سید نصرت غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً !

تمہید

خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدیہ حضرت امامنا حضور مہدی موعودؑ کے حضور میں جب پہلی مرتبہ حضرت شاہِ دلاورؓ پہنچے تو آنحضرتؑ نے فرمایا۔

''یہ دلاور نہیں بلکہ شاہ دلاور ہے۔ ہم نے قبول کیا اور ان کو خدا تعالیٰ نے بھی اپنا مقبول بنا دیا ہے''۔ (مولود ص ۲۶)

''و نیز فرمایا کہ ''بھائی دلاور اہل دل ہیں اور دل دفتر ہیں''۔ (تذکرہ الصالحین ص ۲۴۴)

حضرت شاہ دلاورؓ کی عظمت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ پہلی ہی ملاقات میں خلیفۃ اللہ کی طرف سے آپؓ کو شرف قبولیت بخشا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول ہونے کی بشارت بھی دی گئی۔ نیز ارشاد ہوا کہ میاں دلاور اہل دل ہیں اور دفتر دل ہیں، یہاں دل سے مراد وہ گوشت کا لوتھڑہ مقصود نہیں ہوسکتا جو انسان کے سینے میں بائیں طرف لٹک رہا ہے، بلکہ وہ دل مراد ہے جس کو نفس دل اور جان کہتے ہیں اور اسی دل کو حقیقت انسان بھی کہا جاتا ہے، جو ظاہر کی آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا جس کے دیکھنے کے لئے باطن کی آنکھ اور فضل الٰہی درکار ہوتا ہے۔ یہی دل سارے بدن کا بادشاہ اور حاکم ہے، خدا کی معرفت اور اس کے جمال بے مثال کا مشاہدہ اسی دل کی صفت ہے۔ یہی دل خدائے تعالیٰ کی معرفت کی جگہ اور روح کی حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے دل کو اپنی معرفت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اسی لئے دل کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔ جب وہ تحقیق و جستجو کے بعد معرفت کی حقیقت کو جانتا ہے تو نہ صرف خوش ہوتا ہے بلکہ اس کی بے پناہ لذت پاتا ہے، ظاہر ہے جو چیز جتنی اعلیٰ وارفع ہوگی اس کے حصول سے اتنی ہی زیادہ خوشی و لذت حاصل ہوگی، خدائے تعالیٰ کی ہستی سب چیزوں سے افضل واشرف ہے وہی تمام عالم کا پروردگار ہے اور تمام عالم کے عجائبات اسی صفات کی نشانیاں ہیں۔ لہٰذا کوئی معرفت بھی اس کی معرفت سے زیادہ اعلیٰ وارفع خوش تر و لذت بخش نہیں ہوسکتی۔ اس کے دیدار

سے بہتر کوئی دیدار نہیں ہوسکتا اس لئے دل کی طبیعت اسی دیدار کی تمنا کرتی ہے کیونکہ ہر چیز کی طبیعت کا یہ تقاضہ ہے کہ اس کو وہی چیز حاصل ہو، جس کے لئے اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ چونکہ دل کو خدا نے اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے وہ اس کی معرفت اور حقیقت کو پا کر لذت دیدار سے مشرف ہوتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہی شرف دیدار تھا جو حضرت شاہِ دلاورؓ کو بدرجہ اتم حاصل تھا۔ اسی لئے حضور امامناؑ نے فرمایا:

"اے میاں دلاور تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو۔ میاں دلاور بندہ اپنے سے نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے کہ تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو"۔

(پنج فضائل ص ۱۷۲)

اسی شرف نے آپ کو اہل دل کہلایا اور دل میں ایسی روشنی بخشی کہ عرش سے فرش تک آپؓ پر ایسا واضح ہو گیا جیسا ہتھیلی میں رائی کا ایک دانہ ہو۔ یہی ثبوت ہے قبولیت امامؑ اور قبولیت یزدی کا۔

ایک مرتبہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے دل کے تعلق سے فرمایا کہ

"دل کے تین مرتبے ہوتے ہیں، بعض لوگ اہل دل ہیں اور بعض صاحب دل ہیں اور بعض لوگ بے دل ہیں۔ دل کی صفت یہ ہے کہ اس کی دو آنکھیں ہوتی ہیں، اُن سے دیکھتا ہے، اور اس کے کان ہوتے ہیں اُن سے سنتا ہے اور اس کو زبان ہوتی ہے اور اس کو قوت لامسہ ہوتی ہے، اس سے چھوتا ہے"۔ (فضائل ص ۱۰۱)

ابتدائی حالات

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی زندگی کے ابتدائی حالات کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ آپؓ راجہ دلپت رائے والی گوڑ بنگالہ کے بھانجے تھے۔ راجہ دلپت رائے اور سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور کے درمیان ۸۷۲ھ میں جو جنگ ہوئی اس میں حضور امامناؑ کے ہاتھ سے راجہ دلپت رائے قتل ہوا، اور اس کی فوجوں کو شکست فاش ہوئی اور لشکر فرار ہوا تو بہت سا مالِ غنیمت سلطان کے ہاتھ آیا۔ مفتوحین میں میاں دلاورؓ بھی تھے۔ سلطان آپ کے حسن و جمال سے بے حد متاثر ہوا، اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ ہماری غنیمت کا سرمایہ ہے۔ سلطان نے آپ کو ہونہار اور قابل دیکھ کر اپنی بہن سلیمہ خاتون کے حوالہ کیا جو لاولد تھیں، وہ ایک دیندار اور پرہیزگار خاتون تھیں، اور حضرت مہدیؑ کے معتقد و مرید تھیں۔ آپؓ کے آنے سے وہ بہت خوش ہوئیں اور نہایت محبت و شفقت سے

آپؒ کو رکھا۔ آپؒ اکثر اوقات ایک جذبہ میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے جذبہ کے تعلق سے حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ اپنی کتاب مولود میں تحریر فرماتے ہیں کہ......

''وہ جذبہ اس سبب سے تھا کہ میدانِ جنگ میں حضرت شاہ دلاورؒ کی نظر حضرت مہدی علیہ السلام پر پڑی تھی، اس پاک اور روشن نظر کے سبب سے آپؒ حق کے جذبہ کے نشہ میں مستغرق ہوگئے''۔ (مولود ص ۲۶)

آپؒ کی یہ کیفیت دیکھ کر سلیمہ خاتون نے بکریاں آپؒ کے حوالہ کیں، صاحب تاریخ سلیمانی نے جلد سوم گلشن ہفتم چمن سوم میں ایک روایت بیان کی ہے کہ:

''حضرت شاہ دلاورؒ فرماتے ہیں کہ ہماری عمر ۱۲ سال کی ہوگی ہم بکریاں چراتے تھے ایک روز ایک جنگل میں ایک درخت کے نیچے سوگئے، بکریاں گم ہوگئیں جب بیدار ہوئے تو بکریوں کے لئے فکرمند ہوئے۔ اتفاق سے آسمان کی طرف نظر پڑی تو ایک ہاتھ نظر آیا جو بکریوں کی طرف اشارہ کرتا تھا ہم اس طرف گئے اور بکریاں مل گئیں''۔

اور ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ

''شاہِ دلاورؒ بچپن میں جب سلیمہ خاتون کے محل میں تھے ایک وقت تخت پر سو رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی، (یعنی حق تعالیٰ کی جانب سے) کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، پس شاہ دلاورؒ نے بہ آواز بلند لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کہا، اس کے بعد آواز آئی یہ ذکر یاد کر اس کے بعد آپ ذکر میں مشغول ہوگئے''۔

جب سلطان اور اس کی بہن نے دیکھا کہ میاں دلاورؒ اللہ کے عاشق اور طالب صادق ذات اللہ کے ہیں اور حضرت میراں علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کے لائق ہیں تو ان لوگوں نے شاہ دلاورؒ کو آنحضرتؑ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ (۸۸۶ھ) اور کہلائے کہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا ہے قبول فرمائیے۔ اس وقت آنحضرتؑ نماز ظہر کے لئے وضو فرما رہے تھے اور مسح سر کے محل تک پہنچ چکے تھے۔ میاں دلاورؒ آئے تو فرمایا:

''دلاور نہیں ہے، بلکہ شاہ دلاور ہے ہم نے قبول کیا اور خدائے تعالیٰ نے بھی اس کو مقبول بنادیا ہے۔ پھر امامؑ نے دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کر کے بندگی میاں شاہ دلاورؒ کو نزدیک بلا کر ذکر خفی کی تلقین فرمائی اور سیدھا ہاتھ پکڑ کر تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ کے مرید بنو اور فرمایا لا الہ ہوں نہیں اور پھر ہاتھ اوپر کر کے تین بار مکرر فرمایا اللہ کی مراد بنو اور فرمایا

الا اللہ تو ں ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے ہر دو دم مبارک سے ہتھیلی میں رائی کے دانہ کی طرح عرش سے تحت الثریٰ تک حضرت شاہ دلاورؓ پر روشن ہو گئے اور اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہو گئے۔ چنانچہ آنحضرتؑ خود ان کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر ہجرے میں بٹھا دیئے''۔ (مولود ص۲۶)

آپؓ کے ابتدائی حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو آپؓ کی پیدائش ایک غیر مسلم گھرانے میں ہوئی اور ۱۲ سال تک غیر اسلامی ماحول میں پرورش پانے کے باوجود آپ کا فطری رجحان مذہب اسلام کی طرف زیادہ تھا، اس لئے شعور میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دین سے رغبت و محبت بڑھتی گئی اور جب میدان جنگ میں آپؓ کی نظر حضرت مہدی علیہ السلام پر پڑی تو اس روشن اور پاک نظر کے اثر سے بے خود ہو گئے۔ اختتام جنگ کے بعد جب آپؓ نے اسلامی ماحول میں قدم رکھا تو زندگی میں ایسا انقلاب آیا کہ عشق الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اکثر اوقات عبادت و ریاضت میں مصروف و مشغول رہنے لگے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور پہنچنے کے بعد تو منزل مقصود کو پہنچ گئے۔

ہجرت و تصدیق

جب حضرت مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ

''اے سید محمدؑ ہمارے لئے ہجرت کر اور کعبہ کے حج کے لئے جا۔ وہیں (کعبۃ اللہ میں) تیری دعوت ظاہر ہوگی''۔

تو آپؑ نے ۹۰۱ھ میں بعمر چالیس سال جونپور سے ہجرت فرما کر بعزم حج بیت اللہ روانہ ہوئے۔ سترہ مہاجرین جو طالب مولا اور اللہ کی ذات کے عاشق تھے، آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے جس میں میاں دلاورؓ بھی بحالت ہوشیاری شریک قافلہ تھے۔ آنحضرتؑ نے دانا پور میں قیام فرمایا۔ دانا پور صوبہ بہار میں شہر پٹنہ کے قریب واقع ہے۔ اس مقام پر بی بی الہداتیؓ نے معاملہ دیکھا اور غیب کی آواز سنی کہ......

''تیرا شوہر جو سید محمدؑ ہے اس کو ہم نے مہدیؑ موعود اور محمدؐ کی ولایت کا بار اُٹھانے والا اور نبی کی ولایت کا خاتم کیا ہے وہ صاحبِ زماں ہے اور اس کی تصدیق کر۔ اس کا انکار میرا انکار ہے، اور میرا انکار اس کا انکار ہے اور اس کی تصدیق تمام عالمین پر فرض ہے اور اس کی ذات رحمۃ اللعلمین ہے''۔

حضرت بی بی الہداتیؓ نے اس کا اظہار حضرت مہدیؑ سے فرمایا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہمیں بھی حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے۔ جب اس کے ظہور کی مدت آپہنچے گی۔ اس وقت اس کا اظہار ہو جائے گا۔ آپ نے جو کچھ سنا ہے درست ہے، اس کے بعد بی بیؓ نے قدم بوسی کر کے عرض کیا کہ......

''میرانجیؑ اس سے پہلے مجھ سے جو کچھ قصور ہوا ہے معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ میں اب آپکی تصدیق کرتی ہوں جس وقت آپ کے دعویٰ کا وقت پہنچے گا ظاہر ہو جائیگا''۔

اس گفتگو کو آپ کے فرزند میراں سید محمودؓ نے جو آنحضرت کے خیمہ کے قریب کھڑے تھے سنا اور حق کے جذبہ میں بے ہوش ہو گئے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت مہدیؑ نے باہر آکر دیکھا کہ آپؓ جاذب اور مستغرق بحق ہو گئے ہیں۔ اپنے گود میں اُٹھا کر خیمہ میں لائے اور فرمایا کہ

''بی بیؓ دیکھو بھائی سید محمود کا دل اور جسم تمام گوشت پوست استخواں اور بال بال لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے، اس کے بعد بی بیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور پھر میراں سید محمودؓ کے سینہ پر رکھ کر تین بار فرمایا کہ جو کچھ اس سینے میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے میراں سید محمودؓ کے سینے میں ڈالا گیا ہے''۔

بعد میں جب میراں سید محمودؓ ہوشیار ہوئے تو فرمایا کہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہوں، اسی وقت شاہ دلاورؓ جو خیمہ کے پیچھے حاضر تھے، بی بیؓ کا معاملہ اور میراں سید محمودؓ کی کیفیت سن چکے تھے۔ حضرت مہدیؑ جب ظہر کے لئے باہر تشریف لائے تو شاہ دلاورؓ نے قدم بوسی کر کے فرمایا کہ......

''میرانجیؑ بندہ بھی آپ کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہے، اور جب دعوت کی مدت پوری ہو گی حق ظاہر ہو جائے گا''۔ ۸۸۷ھ (مولود ص ۳۰)

اس طرح دانا پور میں شاہ دلاورؓ کی تیسری برگزیدہ ہستی ہے جو حضرت مہدیؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئی۔ میاں دلاورؓ تصدیق کرنے کے بعد جذبہ میں مستغرق ہو گئے۔ حق کے جذبہ اور ذات مطلق یعنی خدائے تعالیٰ کی تجلی کے باعث قدم زمین پر نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس لئے حضرت مہدیؑ آپ کو میاں وراجؓ کی مسجد میں چھوڑ کر فرمانِ حق تعالیٰ سے چندیری روانہ ہو گئے اور میاں وراجؓ کو آپ کی خدمت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ میاں دلاورؓ کے جذبہ حق کا سلسلہ سات سال رہا لیکن بفضل تعالیٰ آپ سے نماز پنجگانہ اور دیگر اُمور شریعت کی تکمیل میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔

روایت ہے کہ جب حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مکہ کے سفر سے واپس ہوکر گجرات تشریف لاکر احمد آباد میں قیام فرمایا تو شاہِ دلاورؓ جذبۂ حق سے ہوشیار ہوئے اور حضرت مہدیؑ کی بوئے مبارک پائے، حق تعالیٰ نے اتنی دور کے فاصلہ سے آپؑ کی بوئے اقدس ان کے دماغ میں پہنچادی۔ (تذکرۃ صالحین ص ۶۴۳)

بوئے مبارک کی رہبری میں میاں دلاورؓ گجرات کی سمت روانہ ہوگئے۔ رات دن سفر کرتے ہوئے مہینوں کا فاصلہ دنوں میں طے کرکے احمد آباد پہنچ کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ۹۰۳ھ جب حضرت مہدیؑ کی نظر مبارک آپؓ پر پڑی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ "نظر کوتاہ کرو" یہ فرمان مبارک سنتے ہی آپ کا جذبہ (بے خبری کا عالم) دور ہوکر ہوش میں بدل گیا۔ اس کے بعد سے آپ مسلسل آنحضرتؑ کی خدمت اقدس میں سفر ہو یا حضر ہمیشہ ساتھ ساتھ رہے۔ چنانچہ پٹن، بڑلی، جالور، ناگور، جیسلمیر، سندھ اور خراسان کے سفر میں بھی آنحضرتؑ کے ہمراہ رہے۔ روایت ہے کہ جہاں مہدیؑ حجرہ بناتے آپؓ کے ہجرے کے پیچھے میاں دلاورؓ اپنے بیٹھنے کی جگہ مقرر کرتے۔ جب تھوڑی دیر بیٹھتے تو نور کا شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی طاقت نہ رہتی، تین سال تک ایسا ہی ہوتا رہا، اس کے بعد ندا آئی کہ اے میاں دلاور تجھے مہدی کا جذبہ ہضم ہوا، اس کے بعد میاں دلاورؓ کو مہدیؑ کے حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی طاقت حاصل ہوئی۔ (نقلیات میاں سید عالم ص ۲۱)

حضرت مہدی علیہ السلام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے تک میاں دلاورؓ آپؑ کے ساتھ ساتھ رہ کر فیضانِ ولایت سے بہرہ ور ہوتے رہے اور آنحضرتؑ سے بے شمار بشارتیں پائیں۔

معاملات اور خوابوں کا حل

معاملات اور خوابوں کے حل میں آپ کو خداداد ملکہ حاصل تھا، اسی وجہ سے حضرت مہدی علیہ السلام نے مہاجرینؓ سے فرمایا کہ......

> "جس کسی کو خواب یا معاملہ ہوتا ہے بندہ کے سامنے حل کرلے۔ اگر بندہ موجود نہ ہو تو میاں دلاورؓ کے سامنے اپنے معاملات اور خواب حل کرلیا کرے۔ میاں دلاورؓ عالم دل ہیں، میاں دلاورؓ دفتر دل ہیں، اور میاں دلاورؓ دیانت دار ہیں"۔ (پنج فضائل ص ۸۷)

اسی لئے اکثر صحابہؓ اور مہاجرین اکرامؓ اپنے خواب اور معاملات آپؓ سے رجوع کرکے حل کروالیا کرتے تھے جو بالکل صحیح ثابت ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ

نعمتؓ نے اپنا معاملہ شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ ’’بندہ کو معلوم ہوا ہے کہ قاتلوا و قتلوا مجھ سے ہوگا‘‘۔ آیت کے حکم کے موافق اور نیز حضرت مہدیؑ سے دریافت کرنے پر آنحضرتؑ نے فرمایا تھا کہ سائل ہے پس قاتلوا وقتلوا مجھ سے ہے۔ شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ تم پر قاتلوا وقتلوا ہونا نہیں ہے۔ یہ شرف میاں سید خوندمیرؓ کو عنایت ہوا ہے جو ہوگا اور تم بیٹھے ہوئے شہید ہو جاؤ گے‘‘۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ صف نماز پر ذکر اللہ میں مشغول بیٹھے ہوئے تھے کہ دشمن نے اچانک حملہ کر کے آپؓ کو مع خلفاء کے شہید کر دیا۔ (پنج فضائل ص ۹۶)

نقل ہے کہ ایک دن بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا معاملہ بندگی میاں دلاورؓ سے کہا کہ

’’میں نے دیکھا کہ مہدیؑ کی صاحبزادی سے میرا نکاح ہو رہا ہے، اس لئے بندہ بی بی ہدنجیؒ کی طرف پیغام بھیج رہا ہے، مناسب ہے یا نہیں کہو۔ شاہ دلاورؓ نے فرمایا خاموش رہو۔ اللہ کی مشیت میں تمہاری نسبت بی بی فاطمہؓ سے ہونے والی ہے۔ آپ کا کارِ خیر مہدیؑ کی صاحبزادی سے ہو جائے گا‘‘۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ (پنج فضائل ص ۹۷)

ایک دن جالور میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ......

’’ایک پھل میرے ہاتھ میں حضرت مہدیؑ نے لا کر دیا اور فرمایا کہ یہ توکل کا پھل ہے مضبوط پکڑو لیکن اس پھل میں کچھ نقص تھا۔ اس کے بعد میں نے شاہ دلاورؓ کے پاس اپنا معاملہ کہا۔ شاہ دلاورؓ نے فرمایا وہ نقص اس سبب سے ہے کہ توکل تمام جس میں کوئی نقص نہیں حبیب خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے خوندکار مہدیؑ کے حق میں ہے۔ ان کے ایمان اور توکل کے مقابلہ میں دوسرے شخص کا کامل متوکل تمام ہونا روا نہیں ہے، ہمارے اور تمہارے توکل میں تھوڑا نقص لازمی ہے‘‘۔ (پنج فضائل ص ۹۶)

نقل ہے کہ ایک دن بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا معاملہ میاں شاہِ دلاورؓ کے سامنے کہا کہ......

’’میرے ہاتھ میں سلطان مظفر کے جیسے سات بادشاہوں کے سر ہیں، شاہِ دلاورؓ نے فرمایا کہ آپ کے سامنے سلطان مظفر کے جیسے اگر سات بادشاہ بھی ہوں تو قاتلوا کے دن بھاگ جائیں گے اور شکست کھائیں گے۔ یہ تعبیر بندگی میاںؓ کو پسند نہ آئی کہا اے میاں دلاورؓ ایسا نہیں ہے بلکہ سات بادشاہ ہمارے تلقین ہوں گے نہ یہ کہ سات بادشاہوں کے سر میں کچلوں گا اور ہفت اقلیم کا مالک ہو جاؤں گا کہ دین مہدی زیادہ روشن ہوگا۔ شاہِ دلاورؓ نے فرمایا کہ آپؓ کے گمان میں جو بات آئی ہے ایسا نہیں ہے اور نہ ایسا ہوگا آپؓ خاطر جمع رکھئے‘‘۔ (پنج فضائل ص ۹۷)

ایک دن بندگی میاں سومارؓ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس آکر کہا کہ

''میں نے آج کی رات ایسا دیکھا ہے کہ ایک بڑا گنبد ہے کہ اس کا سر آسمان تک پہنچا ہے۔ اس کے درمیان کچے برتن بھرے ہوئے ہیں، پھر میں نے دیکھا کہ وہ سب آگ ہوگئے ہیں، اس کے بعد ٹھنڈے ہوتے ہوئے میں نے دیکھا، پھر میں نے دیکھا کہ دوسرے سات گنبد ہیں، ان میں سات کچے برتن بھرے ہوئے ہیں، ان سات گنبدوں کو آگ لگی پھر میں نے دیکھا کہ ٹھنڈے ہوگئے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا تم نے جو کہہ دیکھا ہے ویسا ہی ہے وہ بڑا گنبد میں ہوں اس میں کچے برتن تھے عشق کی آگ میں پختہ ہوگئے ہیں وہ میرے طالب ہیں، دوسرے سات گنبد جو تم نے دیکھے وہ بھی میرے خلیفے ہیں اور ان میں کچے برتن ان کے طالب ہیں، وہ بھی عشق کی آگ میں پختہ ہوجائیں گے''۔ دائرے کے لوگ اسی طرح ہوئے۔ (پنج فضائل ص ۹۰)

روایت ہے کہ......

''ایک بار حضرت شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ کے وصال سے چھ ماہ قبل آنحضرتؑ سے فرمایا کہ مجھے اللہ پاک سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس دنیا سے پردہ فرمارہے ہیں۔ آنحضرتؑ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ (حاشیہ انصاف نامہ ص ۲۳۷)

نقل ہے کہ......

''بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا اور میاں شاہ دلاورؓ کے سامنے بیان فرمایا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے کہ سات مظفروں کے سر کے بال بندے کے ہاتھ میں آئے ہیں۔ بندگی میاں دلاورؓ نے جواب میں فرمایا کہ اس کو معنیٰ پر محمول کرنا چاہئے، تمہارے سبب اس کے ساتھ پشت ایمان سے دور کئے جائیں گے''۔ (نقلیات میاں سید عالم ص ۲۵)

دائرہ مبارک

بزرگانِ دین کے دائروں کو گروہ مہدویہ کی تاریخ میں ایک خاص عظمت اور اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہ دائرے دراصل درس گاہ علم معرفت و بصیرت تھے۔ رشد و ہدایت کی تربیت گاہ اور سیرت و اخلاق کی نشو و نما کے مکتب تھے۔ فرائض دینی کی عملی تربیت اور زہد و تقویٰ کی تکمیل کے مراکز تھے۔ ان دائروں کے اہالیان فقراء کا جذبہ دینی، عشق الٰہی میں صدق و دیانت، خدا طلبی، صبر و استقامت، توکل علی اللہ، حق گوئی و انصاف پسندی، احیاء شریعت کی پابندی اور جدوجہد، امر

بالمعروف ونہی عن المنکر کی اشاعت نے اس قدر شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کی کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی ان کے اوصاف حمیدہ کی تعریف وتوصیف میں دریغ نہ کیا، آج بھی تاریخ کی ورق گردانی سے بزرگان سلف کی عظمت اوران کے کردار وعمل کی رفعت سے واقفیت اوران کے افکارومشاغل سے نصیحت وعبرت حاصل کی جاسکتی ہے۔

ان دائروں کی ہیئت ترکیبی عموماً کچھ ایسی ہوتی تھی کہ آبادی کے باہر کسی تالاب یا کنویں یا ندی کے کنارے ایک گول حلقہ بنا کر دائرہ قائم کیا جاتا اوراطراف سے اس کو کانٹوں کی باڑ سے محفوظ کیا جاتا۔ آمدورفت کے لئے دوراستے ہوتے ایک گاؤں کی طرف جانے کا نسبتاً چھوٹا اور دوسرا جنگل کی طرف ہوتا، دونوں راستے لکڑی اور کانٹوں ہی کی بنائی ہوئی پھاٹک سے کھولے اور بند کئے جاتے، اہلیان دائرہ کی سکونت کے لئے مٹی کی دیواروں پر گھاس پھوس کی چھت ہوتی، کہیں جھونپڑیاں، کہیں کچھ خیمے نصب کئے جاتے تھے، دائرہ کے درمیانی حصہ میں جماعت خانہ بنایا جاتا اوراسی سے ملی ہوئی گھاس پھوس کے چھپر کی عارضی مسجد ہوتی جس کے ملحق صاحب دائرہ مرشد کا حجرۂ عبادت ہوتا اور رہائش گاہ ہوتی تھی۔ جماعت خانہ میں دینی اعمال واشغال پر بیان و گفتگو، مسائل دینی کی تفہیم، وعظ وبیانِ قرآن اور بہرہ عام کے موقعوں پر اجماع ہوتی، مسافروں ومہمانوں کو ٹھہرایا جاتا، نکاح خوانی کی مجلسیں ہوتیں اوراللہ کے نام پر آئی ہوئی فتوح کی سویت ہوتی۔ جہاں عارضی مسجد کا انتظام نہ ہوتا وہاں اسی سے مسجد کا کام لیا جاتا اوراذاں، نماز، ذکراللہ اورنوبت کی نشست کے فرائض انجام پاتے، دائرہ کے قیام کے موقع پر اجماع کی جاتی تھی اور سب اہلیان دائرہ مل کر جماعت خانہ اورحجرے بناتے، راستے ہموار کرتے، باڑ لگاتے اوراس طرح دائرہ قائم کیا جاتا تھا۔

سب سے پہلا دائرہ حضرت مہدیؑ نے جونپور سے ہجرت کرنے کے بعد دانا پور میں قائم فرمایا، اوردورانِ ہجرت آپؑ جہاں بھی قیام فرماتے حسب ضرورت دائرہ قائم فرماتے تھے۔ آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد جب حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؑ فراہ مبارک سے ہندوستان واپس ہوئے اور رادھن پور سے چار میل کے فاصلہ پر موضع بھیلوٹ کے تالاب کے قریب اپنا دائرہ قائم فرمایا۔ تمام مہاجرینؓ واصحابؓ جو حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد فراہ سے گجرات واپس ہوچکے تھے اپنے متوسلین کے ساتھ بغرض حصول فیض، صحبت وبرکت آپؓ کے دائرہ

میں جمع ہو گئے۔ حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد اتباع مہدیؑ، تلقین و تعلیم دین کی اہمیت، طالبان حق اور خاصان خدا کے اجتماع، اشارات و بشارات امامناؑ کے اعتبار سے یہ مکمل دائرہ تھا۔ اکابر صحابہؓ و مہاجرینؓ بھی جو صحبت و تلقین مہدیٔ موعود سے معراج کمال پر پہنچ چکے تھے، اسی طرح ثانی مہدیؑ کی صحبت میں رہے، جس طرح حضرت مہدیؑ کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے صحابہ کرامؓ کو فرداً فرداً یہ کہہ کر رخصت کیا کہ وہ اپنا اپنا علیحدہ دائرہ قائم کریں، تاکہ خلق اللہ کو حضرت مہدیؑ کے فیض سے مستفید ہونے کا موقع ملے اور دین مہدیؑ کی اشاعت و تبلیغ کا فریضہ انجام پائے۔ آپؓ کے حسب منشاء صحابہ کرامؓ اور مہاجرین عظام نے یکے بعد دیگرے علیحدہ علیحدہ اٹھارہ دائرے قائم کئے، لیکن شاہ دلاورؓ نے حضرت ثانی مہدیؑ سے عرض کیا کہ خوندکار بندہ کو اپنے دائرہ میں رہنے کی اجازت دیں کیونکہ آنخضرتؓ سے جدائی اور دوری بندہ کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ جس طرح یہ بندہ حضور امامناؑ کی خدمت اقدس میں رہا ہے اسی طرح آنخضرتؑ کی خدمت میں رہے گا۔ خدارا بندہ کو مکرر جانے کے لئے حکم نہ فرمائیں۔ اس پر حضرت ثانی مہدیؓ نے آپ کو ساتھ رہنے کی اجازت دیدی۔ آنخضرتؓ کے وصالِ مبارک کے بعد حضرت شاہِ دلاورؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ احمد آباد جاکر اپنا دائرہ قائم فرمایا۔ بعدازاں حضرت شاہِ دلاورؓ نے ہندوستان کے مختلف علاقوں جیسے پٹن (گجرات) موضع جالور، موضع بنیب، بھنگار، چیچونڈ اور احمد نگر میں اپنے دائرے قائم فرمائے ہیں۔ احمد نگر میں سلطان برہان نظام شاہ مہدویؒ کی حکومت تھی جو مہدیؑ کے صحابہ کرامؓ علماء و مہاجرینؓ کو بڑی قدر و منزلت سے اپنے ہاں رکھتے تھے۔ سلطان کی قدر افزائی سے کثرت سے مہدوی احمد نگر اور قرب و جوار میں آباد ہو گئے اور اپنی کارگذاری اور محنت سے سلطان کی حکومت اور فوج میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے ہیں۔ جمال خاں مہدوی سلطان کی فوج کے بڑے نامور سپہ سالار گزرے ہیں۔

حضرت شاہ دلاورؓ نے احمد نگر سے بورکھیڑہ روانہ ہو کر وہاں اپنا آخری دائرہ قائم فرمایا، روایت ہے کہ چودہ سو طالبان حق شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں رہتے تھے۔ آپؓ کے بیانِ قرآن، تلقین و تعلیم کی مقبولیت اور زہد و تقویٰ و کمالات باطنی کی کشش ایسی تھی کہ سینکڑوں اشخاص نے جن میں بڑے بڑے علماء و فضلاء اور مشاہیر وقت بھی شامل تھے دائرہ میں آکر تصدیق مہدیؑ کا شرف حاصل فرمایا اور آنخضرتؑ سے بیعت و تربیت اور رہنمائی کی بدولت بے شمار طالبانِ حق نے مدعا مہدی

علیہ السلام کو پایا۔

فقرأعالی مرتبت

ایک روایت ہے کہ حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ کے چند لڑکے جنگل سے لکڑی لانے گئے تھے، نماز عصر کا وقت ہو گیا، ایک نے اذاں کہی دوسرے نے تکبیر کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر امامت کی، باقی سبھوں نے جماعت سے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد ایک لڑکے نے چند آیاتِ قرآنی کا بیان کیا چونکہ شاہ دلاورؓ کے ساتھ یہ لڑکے روزآنہ جماعت کی نماز میں شریک رہتے اور بیان قرآن سنتے تھے، اس لئے اس لڑکے نے جو سنا تھا بیان کیا، اتفاقاً میاں عبدالملک سجاوندیؓ جو ایک علامہ دوراں تھے، تلاشِ حق میں اِدھر سے گزر رہے تھے۔ اُنھوں نے ان لڑکوں کی کیفیت جو دیکھی تو دنگ رہ گئے اور بیان سُن کر محو حیرت ہو گئے، بیان کی نکتہ سنجی سے ایسے متاثر ہوئے کہ لڑکوں سے دائرہ کا پتہ پوچھا اور ساتھ ہو لئے۔ اور شاہ دلاورؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو اپنے خادموں میں شمار کیجئے اور تلقین فرمائیے آنحضرتؓ نے فرمایا تم عالم و فاضل ہو اور یہ بندہ اُمّی ہے۔ بندہ کا حال یہ ہے کہ قُل کو کُل کہتا ہے۔ میاں عبدالملکؓ نے فرمایا آپؓ کے کُل پر میرا قُل قربان ہے، میں اپنا سارا علم اور علمیت دریا برد کر کے آیا ہوں۔ اپنے دِل تختی صاف کر کے آیا ہوں، جو کچھ، میاںؓ سے سنوں گا اسی پر قائم رہوں گا۔ اُن کے اصرار پر حضرت شاہ دلاورؓ نے بیعت قبول فرمائی اور تلقین فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے بندہ کے حق میں بشارت دی تھی کہ ''بھائی دلاور کے سامنے علماء ظاہری و باطنی زانوے ادب طے کریں گے''۔ وہ بشارت آپؓ کے حق میں پوری ہوئی۔

(تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۹)

حضرت عبدالملک سجاوندیؓ اپنے زمانہ کے اکابر علماء میں سے تھے اور عربی زبان و علوم دینی میں مہارت تامہ رکھتے تھے، آپ کے بے شمار تصانیف ہیں، روایت ہے کہ جب شاہ دلاورؓ کو خبر ہوئی کہ شیخ علی متقی نے مہدیؑ کے خلاف میں ایک رسالہ الرد لکھا ہے تو آپؓ نے میاں ملک سجاوندیؓ سے فرمایا کہ اس کا جواب لکھو، اُنھوں نے عرض کیا کہ بندہ علم ظاہری سے بے بہرہ ہو چکا ہے اور کچھ حافظہ نہیں رکھتا۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ کچھ فکر مت کرو کاغذ قلم منگواؤ اور لکھنا شروع کرو، آپؓ کے فرمان کے مطابق جب میاں ملکؓ نے لکھنا شروع کیا تو آپ کا حافظہ تازہ ہوتا گیا اور آپ کے قلم سے رسالہ الرد کے جواب میں سراج الابصار جیسی معرکۃ الآراء کتاب ۹۴۰ھ میں تکمیل

پائی اور حضرت شاہ دلاورؓ کے منظور نظر ہوکر آپؓ کی خوشنودی کا باعث ہوئی۔ میاں ملک سجاوندیؓ کے علاوہ حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں مشہور عارف حق حضرت بندگی میاں شاہ عبدالکریم نوریؓ، علامہ دوراں بندگی میاں یوسفؓ اور فاضل الزماں بندگی میاں قاضی عبداللہؒ جیسے علماء ظاہری و باطنی آپؓ کے خلفاء ہوئے ہیں، حضرت مہدیؑ نے ارشاد فرمایا جیسا کہ......

''بارہ مبشر ہمارے حضور میں ہوئے ہیں اسی طرح بھائی دلاور کے پاس بھی ہوں گے''۔ (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۴)

آپؓ کے ان چاروں خلفاء کے علاوہ باقی آٹھ مبشر خلفاء کے اسماء گرامی یوں ہیں۔

(۵) میاں وزیرالدینؓ (۶) میاں عبدو شاہ رومیؓ (۷) میاں عبدالجلیل مغلؓ
(۸) میاں شیخ براریؓ (۹) میاں امنؓ (۱۰) میاں شیخ جیورؓ
(۱۱) میاں شیخ محمد میواتیؓ (۱۲) میاں ابومحمدؓ، بعض روایت میں چودہ ہیں۔
(۱۳) میاں زین الدینؓ (۱۴) شیخ عمرؓ (سوانح مہدی موعودؑ حصہ دوم ص ۱۹۰)

حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ......

''بندہ کے پاس تین طرح کا حال رکھنے والے لوگ ہیں، ایک علم الیقین، دوسرے عین الیقین، تیسرے حق الیقین۔ حضرتؓ نے میاں عبدالملک سجاوندیؓ کو علم الیقین کی بشارت دی اور حضرت عبدالکریم نوریؓ کو عین الیقین کی اور میاں یوسفؓ کو حق الیقین کی بشارت دی''۔ (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۵)

حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ......

''ہمارے بعد ہماری خلافت و جانشینی ہمارے خلیفوں کو دی جائے گی اور ہماری اولاد کے لئے خلافت و مرشدی نہیں ہے''۔ (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۸)

ایک روز بی بی منورہؒ نے کہا کہ میانجیؓ یوسف کہاں گیا ہے کہ مجھے دکھائی نہیں دیتا، یہ سن کر شاہِ دلاورؓ نے ناراض ہوکر فرمایا کہ ''ہوشیار رہو۔ میاں یوسف کا نام ادب اور تعظیم سے لیا کرو، ہر روز ان کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے سلام آتا ہے۔ بی بیؒ نے کہا میانجیؓ میں بھی شاہ عالمؒ کی پوتری ہوں۔ شاہؓ نے فرمایا شاہ عالمؒ کہاں اور میاں یوسفؓ کہاں! پھر بی بیؒ نے عرض کیا یہ قطب عالمؒ سے بھی بڑھ کر ہیں۔ شاہؓ نے فرمایا کہ کئی قطب ہمارے دائرے میں پڑے ہوئے ہیں''۔ (تذکرۃ الصالحین ۲۴۶)

ان روایتوں سے حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرے کے فقراء کی عالیت و عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

شریعت کی پابندی

حضرت شاہِ دلاورؓ کا دائرہ شریعت کی پابندی کے لئے مثالی حیثیت رکھتا تھا۔ احکامِ قرآن وفرمانِ مہدیؑ کے بموجب ...... "مذہب ما کتاب اللہ واتباع رسول اللہ" ......کی مطابقت میں اتباع شریعت کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔ کوئی عمل خلاف شریعت نہیں ہوتا تھا۔ نماز باجماعت اور ذکراللہ آٹھوں پہر پر عمل ہوتا تھا۔ ذکراللہ کی نشست کے لئے نوبت کا عمل جاری تھا۔ نوبت کے معنی باری بدلنے کے ہیں۔ نمازِ عشاء کے بعد رات کے بقیہ تین پہر کو تین حصوں میں تقسیم کردیا جاتا تھا اور طالبانِ مولا بھی تین حصوں میں تقسیم ہوتے ، ہر ایک حصہ جماعت ایک پہر رات یاد الٰہی میں مشغول رہتا۔ اس طرح ایک پہر تین گھنٹوں کے بعد دوسری جماعت کی نوبت آتی ، اور یہ سلسلہ ذکر الٰہی فجر تک قائم رہتا تھا۔ جو لوگ آج رات کا آخری پہر جاگتے کل رات ان کی باری عشاء کے بعد پہلے پہر میں آتی اور اس طرح باری بدلتی جاتی تھی۔ ہر نوبت کی باری بدلنے کے لئے تسبیح کے کلمات **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، اللہ الھنا محمد نبینا ، القرآن والمھدی ، امامنا آمنا و صدقنا** بآواز بلند ادا کر کے جگایا جاتا تھا۔ میاں خوند ملکؒ کو ایک روز شاہِ دلاورؓ نے فرمایا آج رات تمہاری ہماری نوبت ہے۔ رات میں میاں دلاورؓ اور میاں خوند ملکؒ کھڑے ہوئے ، ذکر خدا میں مشغول رہے ، یہاں تک کہ فجر کی نماز کی اذاں ہوگئی ، رات بھر اسی جگہ خدا کے ذکر میں گزار دیئے۔ (حاشیہ ص ۱۲۳)

نقل ہے کہ ہر روز نماز فجر کے بعد تمام فقراء ، طلوعِ آفتاب تک صف سے نہیں اُٹھتے تھے۔ ایک روز بورکھیڑہ میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد شاہ دلاورؓ جماعت خانہ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے ، بی بی خونزا انورؒ کو بلا کر فرمایا دیکھو اس جماعت کے وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے وہ میرے بھائی ہیں اور وہ میرے ، ہم منزل ہیں وہ یہی لوگ ہیں۔ (پنج فضائل ص ۹۳)

نقل ہے میاں دلاورؓ کے دائرہ میں ایک وقت نظام الملک والیٔ احمد نگر آیا تھا ، نماز کا وقت تھا سب برادر صفوں پر بیٹھے ہوئے تھے جگہ خالی نہیں تھی میاں امنؒ ایک برادر نے اُٹھ کر جگہ دی۔ جب میاں دلاورؓ کو بعد میں اس کی خبر ہوئی تو آنخضرتؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دیا اور فرمایا تو نے طالب دنیا کی اس قدر رعایت کیوں کی۔ (حاشیہ ص ۱۰۴)

نقل ہے احمد آباد میں سلطان محمود کی بہنیں راجے مرادیؒ اور راجے سونؒ دونوں حضرت

مہدیؑ کی تلقین تھیں۔شاہ دلاورؓ کو درخواست کرکے بلائیں۔جب گھر میں تشریف لائے تو درمیانی پردہ اُٹھا کر درخواست کیں کہ خوندکار ہم پر نظر ڈالیں تا کہ ہم نجات پائیں۔شاہ دلاورؓ نے اپنے سر پر چادر ڈال لی اور فرمایا، یہ شریعت کا پردہ ہے باندھ دو ورنہ بندہ چلا جائے گا، پس اُنھوں نے پردہ باندھ دیا اس کے بعد آپ نے چہرہ پر سے چادر ہٹادی اور بیان فرمایا۔(پنج فضائل ص ۹۶) اس طرح سختی سے آپؓ شریعت کی پابندی فرماتے تھے۔

توکل

حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ کا طرۂ امتیاز توکل علی اللہ تھا کوئی چیز جب تک خدا کے نام سے نہ آتی قبول نہ کی جاتی تھی کیونکہ دینے اور لینے والے کی وابستگی اللہ کی ذات سے نہ ہو تو غیر اللہ کی وابستگی کی تعریف میں داخل ہے اور یہ شان توکل کے خلاف ہے۔فتوح قبول کرنے سے پہلے حضرت شاہِ دلاورؓ تحقیق فرمالیا کرتے تھے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں، اگر اضطرار رہتا تو قبول فرمالیتے ورنہ نہیں۔آپؓ کے دائرہ میں فتوح جلد قبول کرلینا یا بغیر اضطرار کے قبول کرلینا دائرہ کے حدود توڑنے کے مترادف تھا، فتوح فقراء دائرہ کا حق تصور کیا جاتا تھا، روایت ہے کہ ایک روز آپؓ کے دائرہ میں روٹی اور گوشت کی سویت ہوئی شاہ دلاورؓ کے فرزند میاں حبیب اللہؒ نے روٹی کے چند جوڑ اور گوشت لے لیا، عامل جو سویت کرنے پر مقرر تھے ان سے کہا کہ مت لو، یہ فقیروں کا حق ہے۔میاں حبیب اللہؒ نے کہا کہ میرے باپ کا حق ہے، شاہ دلاورؓ نے یہ بات سنی اور اپنے فرزند کو ڈانٹ کر فرمایا کہ فقیروں کا حق ہے، تیرے باپ کا حق نہیں ہے، کہہ کر واپس دلا دیئے۔(حاشیہ ۱۱۴)

دائرہ میں یہ دستور تھا کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے بے شان وگمان جو بھی نقد و جنس پہنچتا اسی روز آپ کے سامنے طالبان حق میں سویت کردیا جاتا۔فتوح کی علی السویہ تقسیم کرنے یا نہ کرنے اور سویت کے حصوں میں کمی وبیشی کرنے کا اختیار صاحب دائرہ کو حاصل تھا۔سویت کے حصوں میں اضافہ صاحب دائرہ اور دیگر فقراء کے اہل وعیال اور ان کے ہاں مہمانوں کی آمد ورفت کے لحاظ سے ہوتا تھا، روایت ہے ایک روز شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں دوبار سویت ہوئی۔میاںؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ ہم خدا سے دور کردیئے گئے، کیونکہ ہم کو ہماری بندگی کا بدلہ وہ اس دنیا میں دیتا ہے(حاشیہ ص ۱۶۹) ایک مرتبہ آپ نے فرمایا اگر زن وفرزند والے فقیر کو تین روز بے غذا رہنے کی قوت ہو تو چاہیئے کہ خود نہ کھائے بلکہ اپنے بچوں کو کھلائے کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں ہے اور خود خدا پر

توکل کرے۔ (نقلیات میاں سید عالمؒ ص ۱۱۳)

اوصاف واخلاق

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ میں بچپن ہی سے فطرۃً متانت، سنجیدگی اور مذہبی رجحان پایا جاتا تھا۔ آپؓ کی خوبصورتی وحسن وجمال سے متاثر ہوکر سلطان حسین شرقی نے آپؓ کو خاص طور پر اپنی بہن سلیمہ خاتون کے پاس بھیجا تاکہ آپؓ کی پرورش خاص اہتمام سے ہو۔ آپؓ عام بچوں کی طرح کھیل کود اور شوق ذوق سے کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے، بلکہ ہمیشہ تنہائی، غور وفکر اور عبادت و ریاضت میں اپنا زیادہ وقت صرف کرتے تھے، جب آپؓ پہلی مرتبہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں پہنچے تو آنحضرتؑ نے بشارت دی کہ یہ......

''دلاور نہیں شاہ دلاور ہیں، ہمارے مقبول اور خدائے تعالیٰ کے مقبول ہیں''۔

حضور امامناؑ سے تلقین ذکر خفی پاتے ہی جذبہ حق میں مستغرق ہوگئے۔ جونپور سے حضورؑ کے ساتھ ہجرت کرکے دانا پور پہونچے۔ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی تصدیق کے بعد ہی حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور جذبۂ حق میں مستغرق ہوگئے۔ سات سالہ جذبۂ حق میں کبھی آپؓ سے نماز کی ادائی میں فرق نہ آیا۔ حضرت مہدیؑ فریضہ حج کی ادائی کے بعد جب گجرات پہنچے حضرت شاہ دلاورؓ جذبہ حق سے ہوشیار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خوشبو اتنی دور سے میاں دلاورؓ کو دانا پور میں پہنچادی اور آپؓ اسی بوئے مبارک کی رہبری میں گجرات کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ اور رات دن سفر کرتے ہوئے احمد آباد پہونچ کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اس کے بعد سے ہمیشہ حضور امامناؑ کے ساتھ ساتھ رہ کر فیض ولایت سے سرفراز ہوتے رہے، گجرات سے خراساں تک نہ صرف ہجرت میں آنحضرتؑ کے ساتھ رہے بلکہ آنحضورؑ کے آخری وقت تک ساتھ نہ چھوڑا۔ خاتمِ ولایت کی صحبتِ فیض رساں سے آپؓ میں جمیع صفات عالیہ جیسے توکل وقناعت، صبر وشکر، صدق وصفا، حلم وحیا، تسلیم ورضا، فقر وفاقہ، دیانت و امانت، حق گوئی وحق جوئی، عشق الٰہی وخدارسی، حقانیت وفنائیت واخلاقِ حمیدہ پیدا ہوکر آپ کامل ہوگئے، آنحضورؑ کے خلیفہ پنجم قرار پائے۔ حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد شاہِ دلاورؓ نے آنحضرتؑ کے فرزند بندگی میاں میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے ساتھ فراہ مبارک سے ہندوستان واپس ہوکر ثانی مہدیؓ کے دائرہ بھیلوٹ میں قیام فرمایا اور آپؓ کے وصالِ مبارک تک ساتھ رہے۔

حضرت ثانیٔ مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد مجلس فقراء میں حضرت میاں سید سلام اللہؓ نے ایک آہ بھری اور فرمایا کہ افسوس میاں موصوفؓ کے کوئی خلیفہ نہ ہوئے۔ حاضرین میں سے آپ نے بہ آواز بلند فرمایا کہ بندہ ثانیٔ مہدیؑ کا خلیفہ ہے۔ (پنج فضائل ص ۹۴)

دراں حالانکہ آپؓ خلیفۃ اللہ مہدی موعود علیہ السلام کے عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔ لیکن چونکہ آپؓ حضرت ثانیٔ مہدیؑ سے کبھی جدا نہیں ہوئے تھے اور آنحضرتؓ کی روش کو حضرت مہدیؑ کی روش پر قدم بہ قدم اتباع کرتے ہوئے پایا تھا، اس لئے ثانی مہدیؑ کا خلیفہ ظاہر کرنے میں دریغ نہ فرمایا۔

روایت ہے کہ......

''ایک مرتبہ حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ پر بہت اضطرار تھا۔ شاہ دلاورؓ کے جسم پر صرف ایک تہہ بند تھا اور باقی جسم برہنہ تھا، لیکن عشق الٰہی میں ایسے مست و مگن رہتے کہ راہِ حق میں کوئی تکلیف یا سختی کا احساس تک نہ رہتا''۔ (حاشیہ ص ۱۲۱)

آپؓ نہایت منکسر المزاج تھے۔ روایت ہے کہ......

''جب آپؓ مسجد سے اپنے حجرے کی طرف جاتے تو آہستہ اُٹھ کر نعلین ہاتھ میں لے کر جاتے تھے اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ برادروں کے شغل ذکر میں خلل پڑے''۔

(نقلیات بندگی میاں سید عالمؒ ص ۱۱۴)

میاں دلاورؓ اپنے حجرے میں ایک مشک رکھتے تھے۔ جب رات ہوتی آپؓ اس مشک کو بھر کر پانی معذوروں اور بیوہ عورتوں کو بذات خود پہنچاتے تھے۔ (نقلیات میاں سید عالم ص ۱۱۵)

ایک مرتبہ شاہ دلاورؓ نے فرمایا برادران بندہ کو میاں کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہم مہدیؑ کے حضور میں جیسے تھے ویسے ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ (حاشیہ ص ۲۲۱)

اس روایت سے آپ کی انتہائی منکسر المزاجی کا اظہار ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ......

''شاہ دلاورؓ نے فرمایا بندہ اپنے گھر والوں کے متعلق خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان کو دنیا کی کشادگی مت دے۔ قوت لایموت دے۔ خدائے تعالیٰ نے قبول فرمایا''۔

(حاشیہ ص ۲۵۳)

حضرت شاہِ دلاورؓ اپنے خلفاء اور فقراء کی بڑی قدر و منزلت فرماتے تھے اور اُن کی شان میں کسی بے ادبی کو گوارا نہ فرماتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ کی حرم محترمہ بی بی منورہؒ نے حقارت سے بندگی میاں یوسفؓ کے بارے میں پوچھا کہ میانجیؓ یوسف کہاں ہے مجھے نظر نہیں آیا۔ تو آپؓ

نے ان پر ناراض ہوکر فرمایا کہ ہوشیار رہو۔ میاں یوسفؓ کا نام ادب اور تعظیم سے لیا کرو، ہر روز ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام آتا ہے (پنج فضائل ص ۱۰۲) شاہِ دلاورؓ نے ایک دن اپنے دائرہ میں اعلان کروایا کہ فقراء دائرہ میں اضطرار ہو تو کوئی اہل فراغ دیگچی میں گھی ڈال کر بگھار کر نہ پکائیں بلکہ بوقت طعام کھانے میں گھی ڈال کر کھالیا کریں تا کہ فقیروں کو ایذا نہ پہنچے۔ (حاشیہ ص ۱۶۴)

حضور مہدیؑ کی بشارت کے مطابق شاہِ دلاورؓ آنحضرت کے مقبول اور اللہ کے مقبول تھے، لیکن اس بشارت کے باوجود آپؓ ہمیشہ خوف خدا سے لرزتے تھے اور ہمیشہ زاری کرتے رہتے تھے، چنانچہ رخسار مبارک پر آنسوؤں کا سیلاب رواں رہتا تھا، روتے روتے رخساروں پر زخم پڑ گئے تھے، جس وقت کوئی شخص خوشی وخرمی کے ساتھ ہنستا رہتا اگر شاہِ دلاورؓ کی نظر اِس پر پڑ جاتی خوشی کی جگہ خدا کا خوف ایسا طاری ہوتا کہ وہ تمام دن خوف خداوندی کی حالت میں گزارتا۔ (پنج فضائل ص ۹۶)

آپؓ کی خدارسی اور حضوری کا یہ عالم تھا کہ بغیر معلوماتِ حق یعنی بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہ کرتے تھے۔ جو کچھ کہتے یا کرتے اللہ کے حکم سے کہتے اور کرتے تھے، چنانچہ روایت ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ ایک دن کھڑے ہوئے تھے اور میاں راجے محمدؒ تیل کی تلاش میں گئے تھے، میاں راجے محمدؒ کو اپنے پاس بلائے وہ سامنے آئے پھر کہا جاؤ، پھر کہا آؤ تین دفعہ ایسا کیا اور فرمایا کہ جب سے کہ مجھے داڑھی نکلی ہے کوئی بدعت نہیں ہوئی۔ میاں راجے محمدؒ نے کہا بندہ صدقہ خوار ہے مجھ سے کوئی بدعت نہیں ہوئی تو بندگی میانجیؓ سے کس طرح ہوگی۔ فرمایا......

"تم نے جیسا کہ سمجھا ہے ایسا نہیں ہے بندہ کے پاس بدعت یہ ہے کہ بغیر معلومات حق کے کوئی کام کرے، بندہ بغیر معلومات حق تعالیٰ کے کوئی کام نہیں کیا ہے۔ (پنج فضائل ص ۹۲)

عزلت کی پابندی اور دنیاداروں سے دوری کا یہ عالم تھا کہ آپؓ کبھی کسی دعوت میں گئے نہ کسی کی ملاقات و مزاج پرسی کی غرض سے دائرہ کے باہر گئے، چنانچہ روایت ہے کہ حضرت مہدیؑ اور میراں سید محمودؓ، میاں شاہِ خوندمیرؓ، میاں شاہِ نعمتؓ، میاں شاہِ نظامؓ اور میاں شاہ دلاورؓ دائرہ کے باہر کسی کے ہاں نہ دعوت میں گئے نہ مرض میں نہ معذرت کے لئے گئے۔ مگر دائرہ کے اندر گئے۔ (حاشیہ ص ۶۹)

ایک مرتبہ ایک خراسانی مرزا احمد مصدق نے حضرت مہدیؑ سے التجا کی کہ بندہ کے گھر مہمان آکر سرفراز کریں، حضرت مہدیؑ خود تشریف نہیں لے گئے، البتہ مہاجرینؓ کو دعوت میں جانے کی اجازت دی۔ سب گئے لیکن شاہِ دلاورؓ نہیں گئے۔ بندگی میاں سید سلام اللہؒ حضور امامناؑ کی اجازت کے

باوجود دعوت میں شرکت نہ کرنے پر آپؓ سے معترض ہوئے۔ حضرت مہدیؑ نے سن کر فرمایا کہ......

''جو لوگ گئے ہمارے حکم سے گئے جو لوگ نہیں گئے اُنھوں نے اچھا کیا، اور میاں سید سلام اللہؓ سے مخاطب ہو کر آنحضرتؑ نے فرمایا جس مقام پر بندہ ہے اسی مقام پر میاں دلاورؓ ہیں''۔ (پنج فضائل ص ۸۷)

حضرت شاہ دلاورؓ لذت ذکر میں ایسے مست و محو رہے تھے کہ کسی اور لذت کا احساس تک نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؓ کو دائرہ کی دعوت میں لذیذ کھانے پیش کئے گئے اور کھانے کے بعد آپؓ سے پوچھنے پر کہ کیا کھانا کچھ لذیذ تھا آپؓ نے فرمایا کہ......

''مجھے معلوم نہیں ہوا، فرمایا بندہ کو حق تعالیٰ نے ذکر کی لذت ایسی دی ہے کہ یہ کھانے کی لذت کہاں اس لذت کو پہنچ سکتی ہے۔ (حاشیہ ص ۱۰۷)

شاہِ دلاورؓ کھانے پینے سے بے رغبتی اور عبادت و ریاضت کی محنت شاقہ سے نحیف و کمزور ہو گئے تھے، اور خوف خدا سے ہمیشہ لرزتے رہنے کی وجہ موتوا قبل ان تموتوا، کی زندہ تصویر بن گئے تھے، اس لئے ایک مرتبہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا......

''اگر کسی نے روئے زمین پر چلتا پھرتا مردہ نہ دیکھا ہو تو میاں دلاورؓ کو دیکھے۔ (حاشیہ ص ۲۶۲)

حضرت شاہِ دلاورؓ صورت اور سیرت میں حضرت ابوبکرؓ صدیق سے مشابہت رکھتے تھے۔

''نقل ہے ایک روز حضرت مہدیؑ اپنے حجرے سے باہر آئے اور مہاجرین کی جماعت میں فرمایا جو شخص حضرت ابوبکرؓ کو نہ دیکھا ہو چاہئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے''۔ (پنج فضائل ص ۹۱)

حضرت شاہ دلاورؓ رحم دل تھے۔ اہل دائرہ سے نہایت محبت اور رحم دلی کا برتاؤ فرماتے تھے۔ اہل فراغ کو تاکید فرماتے کہ جب دائرہ میں اضطرار ہو تو کھانا گھی سے بگھار کر پکانے کی بجائے بوقت طعام کھانے میں گھی ڈال کر کھالیا کریں تاکہ فقراء کو ایذا نہ پہونچے، معذور اور بیوہ عورتوں کے لئے آپ خود مشک میں پانی بھر کر پہنچایا کرتے تھے۔ اگر آپ کا کبھی ایسی قبر پر گذر ہوتا جہاں مردے پر عذاب قبر ہو رہا ہو تو وہاں کھڑے ہو کر دعا فرماتے اور آپ کی دعا سے مردہ کو عذاب قبر سے نجات حاصل ہو جاتی۔ روایت ہے......

''ایک دن ایک جنازہ آپ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ نماز جنازہ ادا فرمائیں۔ ایک لمحہ آپ منتظر رہے۔ اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ جو شخص تیرے پاس آتا ہے وہ نعمت سے محروم ہو کر کس طرح جائے۔ یہ گنہگار مستحق عذاب تھا لیکن تیری نظر کی خاطر میں نے

بخش دیا۔اس کے بعد آپ نے اس پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔ برادروں نے تعجب کیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ بندہ نے حکم خدا کے بغیر اس پر نماز ادا نہ کی ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت ابدی عطا کی ہے''۔(پنج فضائل ص ۹۲)

فضائل

حضرت شاہِ دلاورؓ کے فضائل بے شمار ہیں۔حضرت مہدیؑ نے آپؓ کے حق میں جو بشارتیں دی ہیں ان میں سے چند کا پچھلے صفحات میں ذکر ہو چکا، بقیہ مشہور روایتیں درج ذیل ہیں۔جس کے ملاحظہ سے شاہِ دلاورؓ کی عظمت کا اندازہ ہو سکے گا۔

(۱) حضرت مہدیؑ نے فرمایا......

''میاں دلاورؓ پر عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن ہے کہ کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو پھر فرمایا جیسا کہ بندہ کا فیض قیامت قائم ہونے تک رہے گا اسی طرح میاں دلاور کا فیض قیامت تک رہے گا بندہ کو اور میاں دلاور کو خدا کے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔(پنج فضائل ص ۸۷)

(۲) ایک روز شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میرانجیؑ حضرت رسالت پناہ کے حضور میں چار صحابہ کرامؓ تھے،حضرتؑ کے حضور میں بھی چار ہونے چاہئیں، وہ کون ہیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا......

''فرمان خدا ہوتا ہے، میرا سید محمود، میاں سید خوندمیری، میاں نعمت، میاں نظام اور پانچواں سائل (شاہ دلاورؓ) ہے،اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے دلاور جہاں ایک ہے وہاں دوسرے تم ہو،اور جہاں دو ہیں، وہاں تیسرے تم ہو،اور جہاں تین ہیں وہاں چوتھے تم ہو اور جہاں چار ہیں، وہاں پانچویں تم ہو''۔(تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۴)

حضور امامناؑ نے اپنے اصحاب کرامؓ کے اسماء جس ترتیب سے بتائے ہیں، خدا کی قدرت سے ان کی خلافت کا اختتام بھی اسی ترتیب سے ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی موعودؓ کا وصال ۹۲۰ھ میں ہونے کے بعد بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ صدیق ولایت کی شہادت ۹۳۰ھ میں ہوئی،اس کے بعد تیسرے خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی شہادت پانچ سال بعد ۹۳۵ھ میں ہوئی۔ پھر پانچ سال بعد چوتھے خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہِ نظامؓ کی رحلت ۹۴۰ھ میں ہوئی۔ پھر پانچ سال بعد پانچویں خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ کا وصالِ مبارک ۹۴۵ھ میں ہوا۔حضور امامناؑ کی بتائی ہوئی ترتیب سے آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم، کا اس دنیا سے رخصت

ہونا، آپؑ کی صداقت کا ایک کھلا معجزہ ہے۔

(۳) نقل ہے......

''ایک دن ایک پارسا خاتون نے حضرت مہدیؑ کے پاس آکر کہا کہ میں نے حج کرنے کی نیت کرلی ہے، اگر اجازت ہو تو جاتی ہوں، فرمایا جاؤ، خدا کی یاد میں مشغول رہو۔ پھر چند روز بعد اس نے واپس آکر کہا بندی کے پاس زادِ راہ موجود ہے اور راستہ میں امن ہے اور مجھے صحت بھی حاصل ہے مگر اجازت عطا فرمائیں تو جاتی ہوں۔ فرمایا جاؤ اور میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف کرلو تو حج کا مقصود حاصل ہو جائے گا۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ تیسرے طواف میں اللہ کا دیدار حاصل ہوا۔ اس کے بعد جذبۂ حق میں بے ہوش ہوگئیں۔ حضرت مہدیؑ نے اس کے پاس اپنا پس پردہ روانہ فرمادیا اور وہ ہوشیار ہوگئیں''۔ (پنج فضائل ص ۹۸)

اسی بناء پر مہدوی زائرین ایک شعار عقیدت سمجھ کر حضرت شاہِ دلاورؓ کے روضہ کا طواف کرتے ہیں۔

(۴) نقل ہے شاہِ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ تو اچھا کسان ہے تیری کھیتی خوب سرسبز ہے جس میں علم الیقین ، عین الیقین اور حق الیقین رکھنے والے پیدا ہوتے ہیں۔ اس معاملہ کو آپؓ نے حضرت مہدیؑ کے سامنے عرض کیا......

''فرمایا ویسا ہی ہے، اے میاں دلاور تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو''۔

پھر آپؓ نے عرض کیا کہ بندہ دلاور ہے، پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا......

''تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو، میاں دلاور بندہ اپنے سے نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے کہ تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو''۔ (پنج فضائل ص ۹۰)

(۵) روایت ہے قاضیٔ فراہ نے دیدارِ خدا پانے والوں کے از روئے شرع دو گواہ طلب کئے تو حضرت مہدیؑ نے شاہِ دلاورؓ سے فرمایا کہ......

''تم کو رویت اللہ حاصل ہے ایک گواہ تم ہو، دوسرا گواہ بندہ ہے۔ (حاشیہ ص ۸۵)

(۶) نقل ہے کہ......

''حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اے بھائی دلاور اول بندہ ہے اور آخر تم ہو۔ (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۵)

(۷) نقل ہے حضرت مہدیؑ نے میاں سید سلام اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا......

’’جس مقام پر بندہ ہے اسی مقام پر میاں دلاورؓ ہیں‘‘۔ (پنج فضائل ص ۸۷)

(۸) نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ

’’بندہ کی تصدیق کی علامت اپنے وجود کو فنا کر دینا ہے، نابینا، بینا، نامرد، مرد، بخیل، سخی، ظالم، عادل، اُمی، عالم اور بیمار، شفایاب ہوں گے۔ اے میاں دلاور تمہارے پاس بھی لوگ اس طرح ہوں گے‘‘۔ (پنج فضائل ص ۹۹)

اس بشارت کا مطلب بہ الفاظ دیگر یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کی تصدیق اسی وقت صحیح ہوسکتی ہے جب تصدیق کرنے والا اپنی ہستی وخودی کو ترک کر کے اللہ کی ذات میں فنا حاصل کرے۔ نابینا، بینا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص خدا کے دیدار سے محروم ہے وہ نابینا ہے، حضرت مہدیؑ کی تصدیق کے بعد جب دیدارِ خدا حاصل کرے گا اس وقت وہ بینا کہلائے گا۔ نامرد، مرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو طالبِ دنیا ہے وہ نامرد ہے اور تصدیق کے بعد جب وہ طالب مولا ہوتا ہے تو مرد ہوتا ہے، بخیل، سخی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور بخالت کرتا ہے وہ تصدیق مہدیؑ کے بعد خیرات کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جان تک دینے تیار ہوجاتا ہے، ظالم، عادل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور گناہ میں ملوث ہوتا ہے وہ تصدیق مہدیؑ کے بعد اللہ سے ڈرتا، گناہوں سے توبہ کرتا اور نیک وانصاف پسند ہوجاتا ہے، اُمی عالم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہیں جانتا اور ایک حرف نہ جانتا ہو وہ تصدیق مہدیؑ کے بعد صحبت صادقین اختیار کرتا اور بیان قرآن سنتا اور احادیث سنتا اور اتباع رسول اللہ پر صلی پیرا ہوکر خود دینی معلومات سے مزین ہوکر عالم بنتا ہے۔ بیمار شفایاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا اور مطاع دنیا کی محبت میں گرفتار اور بیمار رہتا ہے وہ تصدیق مہدیؑ کے بعد دنیا ترک کرتا، دنیا کی محبت اور نفس کی اتباع چھوڑ دیتا ہے، اللہ کے دیدار کی طلب میں رہ کر جب دنیا کی بیماری سے نجات پاتا ہے تو شفایاب ہوتا ہے، یعنی پاک ہوتا ہے، جس طرح لوگ حضرت مہدیؑ کی تصدیق سے ساری خرابیاں دور کر کے پاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی صحت کی برکت اور آپ کا فیض حاصل کر کے پاک ہوں گے۔

(۹) نقل ہے کہ......

’’ایک دن فراہ مبارک میں حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ کے حجرہ میں آ کر فرمایا، خدا کا فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید محمدؐ جا اور قرآن کی اس آیت کو میاں دلاور کے حق میں پڑھ

کرسنا۔ آیت: اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبہ: رکوع ۱۵)

ترجمہ: توبہ کرنے والے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرنے والے ہیں (اور) حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک کاموں کا حکم کرنے والے ہیں، بُری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں (یہی جو مومن لوگ ہیں) اور اے پیغمبر مومنوں کو (بہشت کی) خوشخبری سنا دیجئے) اور فرمایا کہ یہ آیت تمہارے حق میں ہے"۔ (پنج فضائل ص ۹۹)

ایسی مہتمم بالشان آیت کا آپؓ کے حق میں ہونے کا حکم خداوندی آپؓ کی عظمت اور فضیلت کا مظہر ہے۔

(۱۰) حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے شہادت پانے کی خواہش سے ایک مرتبہ حضرت مہدیؑ کے پاس آ کر عرض کیا مجھے شہادت کے مرتبے عطا فرمائیے......

"آنحضرتؑ نے فرمایا تم وہ شخص ہو جس پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا، تم پر تلوار کارگر نہ ہوگی جس طرح بندہ پر کارگر نہیں ہوتی"۔ (نقلیات میاں سید عالم ص ۸۵)

اس فرمان کی تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ جب سانچیج میں میاں دلاورؓ کا نکاح بی بی خونداانورؓ شاہ عالمؒ کی پوتری سے ہوا تو بی بیؒ کے دونوں بھائی سید کرم علی اور سید مکرم علی اس نکاح کی مخالفت کئے اور تلوار چلانے والے چالیس سپاہیوں کے ساتھ آپؓ کو قتل کرنے کی نیت سے پہنچے۔ اس وقت شاہ دلاورؓ مسواک فرما رہے تھے، آنے والے خوش ہو کر کہ آپ تنہا ہیں اپنی تلواریں کھینچ لی اور پیٹھ کے پیچھے سے حملہ کرنے آئے لیکن جب اُنھوں نے آپؓ کی پشتِ مبارک دیکھی اُن کے دل خوف و لرزے سے بھر گئے۔ نہ صرف تلواروں کو میان کر لئے بلکہ آپؓ کے قدموں پر گر گئے، میاںؓ نے ان پر توجہ کئے بغیر بیانِ قرآن شروع فرمایا۔ بیانِ قرآن کا ایسا اثر ہوا کہ دونوں بھائی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہوئے اور ترکِ دنیا کر کے آنحضرتؑ کی صحبت میں آخر دم تک ساتھ رہے۔ (پنج فضائل ص ۹۳)

(۱۱) حضرت مہدیؑ نے حضرت شاہ دلاورؓ کو لوح و قلم کے کشف سے بلند مقام حاصل ہونے کی بشارت دی ہے، ایک دن میاں دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ کے ہاں آ کر عرض کیا......

''بندہ کو خوندکار کے صدقہ سے عرش سے فرش تک بلکہ نو آسمان اور لوح وقلم پر جو چیزیں اس طرح روشن ہوگئے ہیں، جیسے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ تمہارا مقام نہیں، بلکہ تمہارا مقام اس سے بلند ہے کہ تم کو ہر سانس میں اس سے دوگنا حاصل ہے''۔ (پنج فضائل ص ۸۷)

(۱۲) نقل ہے کہ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا جو کچھ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے اگر بندہ کہے تو بعضے مہاجرینؓ بندہ کو سنگسار کریں گے (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۵) آپؓ خاص اور الوالعزم صحابہ میں ہونے کی وجہ حضرت مہدیؑ نے ایسے اسرار حق کی تعلیم دی تھی جو اکثر مہاجرینؓ کو نہیں دی گئی تھی، اس لئے اس کا اظہار نہیں ہوسکتا تھا۔

اسی قسم کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا......

''میں نے رسول اللہؐ سے دو علم حاصل کئے ان میں سے ایک تو میں نے ظاہر کردیا اگر دوسرے کو ظاہر کروں تو یہ گلہ کٹ جائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم)

(۱۳) روایت ہے کہ......

''ایک دن بندگی شاہ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ ایک بہت بڑا اونچا پہاڑ ہے، اس پہاڑ پر حضرت مہدیؑ اور بندہ کھڑے ہیں، اس پہاڑ کے تمام اطراف میں پانی بھرا ہوا ہے اور مہدیؑ نے فرمایا کہ دیکھو اے میاں دلاور یہ تمام عالم طوفان نوح کے مانند غرق ہوتا ہے۔ اس پانی میں اگر کوئی فریاد کرے کہ مجھے حق کی طرف کھینچ لو تو تم اس کو کھینچ لو، اور پہاڑ پر لے لو۔ اس کے بعد یکا یک آپؓ نے دیکھا کہ برہان نظام شاہ (پانی کی) موج میں آرہا ہے اور فریاد کررہا ہے کہ اے میاں دلاورؓ میں مہدی موعودؑ کا مصدق ہوں۔ اور حضرت مہدیؑ کا صدقہ خوار ہوں۔ مجھے رہائی دلائیے۔ پس میں نے (شاہ دلاورؓ) اس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا''۔ (پنج فضائل ص ۹۸)

۱۴) حضرت مہدیؑ سے ایک عالم نے سوال کیا کہ مہدی آخر الزماں کی شان یہ ہے کہ تمام کلام اللہ کی مراد ایک آیت میں بیان کرے۔

''حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ تم بیان کرو۔ میاں دلاورؓ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے تو اس بات کو جان کہ اللہ کے سواء کوئی اللہ نہیں (لا الہ الا اللہ) تمام کلام اللہ کی مراد اس آیت میں ہے''۔ (حاشیہ ص ۱۹۱) اس روایت سے منشائے حضرت مہدیؑ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ تو خلیفۃ اللہ ہیں، آپؑ کے صحابہ بھی اس

قابل ہیں کہ سائل کا جواب دے سکیں۔

۱۵) حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بارہ مبشر جیسے بندہ کے سامنے ہوئے ہیں ویسے ہی بھائی دلاور کے سامنے ہوں گے۔ (تذکرۃ الصالحین ص ۲۴۴)

فرمودات

حضرت شاہ دلاورؓ کے مشہور فرمودات وارشادات درج ذیل ہیں:

۱) حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا "نفس باقی فساد باقی" (پنج فضائل ص ۹۴)

۲) آپؓ نے فرمایا "اس مقام پر نہیں بیٹھنا چاہیئے جہاں کوئی شخص اپنے مرشد کی مذمت کرے"۔ (پنج فضائل ص ۹۴)

۳) آنحضرتؓ نے فرمایا "جس قدر کہ حضرت مہدیؑ کی ذات میں فنا حاصل ہوگی اسی قدر معرفت حاصل ہوگی"۔ (پنج فضائل ص ۹۴)

۴) آنحضرتؓ نے فرمایا "جو شخص کہ فنا کو پہنچا ہوگا وہ شخص مصدق ہے، وہی شخص آیات قرآن کی موافقت ہمارے خوندکار کی نقل کے ساتھ کر سکے گا۔ جو چیز قرآن شریف کی آیت کے موافق ہوئے اور ہمارے خوندکار امامنا مہدی موعودؑ کے حال کے موافق ہوئے وہ صحیح ہے"۔ (پنج فضائل ص ۹۵)

۵) آپؓ نے فرمایا حضرت مہدیؑ کے فیض کی نہر بھرپور آرہی ہے اور اسی سے کئی نہریں ہونگیں۔ یعنی مہدیؑ کے فیض کے پانے کی نہر شرشر جاری ہے۔ (پنج فضائل ص ۹۴)

۶) میاں دلاورؓ نے فرمایا "مومن کی قبر ایک دم بیٹھ جاتی ہے۔ (پنج فضائل ص ۹۴)

۷) میاں دلاورؓ نے فرمایا "اس جہاں میں مومنوں کے لئے تین آگ ہیں۔ ایک عشق کی آگ ہے، دوسری فاقہ کی آگ ہے، تیسری تلوار۔ چوتھی آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ ان تین آگ میں سے کسی ایک آگ میں چلے جو شخص اِن تین آگ میں سے ایک آگ میں نہیں چلے گا تو آخرت کی آگ میں ضرور چلے گا"۔ (حاشیہ ص ۹۹)

۸) نقل ہے ایک دن بھنگار میں میاں دلاورؓ نے فرمایا "ایک شخص ایسا ہے کہ خدا کو ایک کہتا ہے، اور رسول خداؐ اور حضرت مہدیؑ کو اور تمام احکام قرآن کو مانتا ہے اور مومنین متقین کی اجماعی سبیل پر ہے اور سنت جماعت کے موافق ہے، لیکن اصحاب مہدیؑ میں سے کسی ایک صحابیؓ کی فضیلت کو نہیں مانتا ہے تو اس کو رسولؐ کا بہرہ دیا جائے گا نہ مہدیؑ کا اور اس کے تمام کام اور اس کا

تمام عقیدہ باطل ہے‘‘۔(پنج فضائل ص ۱۰۳)

۹) آپؓ نے فرمایا ’’کم از کم اب نماز عصر سے عشاء تک اور قبل نماز فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر اللہ میں بیٹھو۔ اگر نہ بیٹھو گے تو گروہ مہدیؑ سے نہ ہو گے۔(پنج فضائل ص ۱۰۵)

۱۰) آنحضرتؑ نے فرمایا اگر زن و فرزند والے کو تین روز بے غذا رہنے کی قوت ہو تو چاہئے کہ خود نہ کھائے، بچوں کو کھلا دیں کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں ہے اور خود خدا پر توکل کرے۔(نقلیات میاں سید عالمؒ ص ۱۱۳)

۱۱) آنحضرتؑ نے فرمایا مہاجرین حضرت مہدیؑ کی حد توڑتے ہیں اگر فتوح (بہ راہِ خدا آنے والی چیز) کو جلد قبول کر لیتے ہیں بغیر یہ دریافت کئے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں اور لانے والا خلوص و محبت سے لایا ہے یا نہیں۔(حاشیہ ص ۱۷۰)

۱۲) میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے۔ جو چیز حلال طیب ہے وہ بندگانِ خدا کو پہنچاتا ہے اور جو چیز حرام ہے وہ بندگان خدا کو نہیں پہنچاتا، اور وہ حرام چیز حرام جگہ پر جاتی ہے۔ آپؓ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب کہ آپؓ کے حضور کسی نے عرض کیا نظام الملک آنحضرتؑ کی بہت عزت کرتا ہے، لیکن خدمتِ والا میں چالیس پچاس ھون گذرانتا ہے، جبکہ جس وقت خود مجلس کرتا ہے تو سات سو ھون یا ہزاروں ھون خرچ کرتا ہے۔(حاشیہ ص ۴۷)

۱۳) نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ محمدؐ کا کلمہ، مہدیؑ کی تصدیق اور میاں سید خوندمیرؓ کی محبت میں نے بہشت کے دروازہ پر لکھی دیکھی ہے۔(نقلیات میاں سید عالمؒ ص ۱۰۹)

۱۴) میاں دلاورؓ نے فرمایا مہاجرین کو چاہئے کہ حضرت مہدیؑ کی روش پر رہیں، ہر روز فتوح نہ لیں (نقلیات میاں سید عالمؒ ص ۸)

۱۵) نقل ہے کسی عالم نے آکر بندگی میاں شاہِ دلاورؓ سے ملاقات کی۔ میاںؓ نے اس سے دریافت کیا کہ تم اس آیت کے کیا معنی بیان کرتے ہو، **فلما جن علیه اللیل را کو کباً** (جز ۱۷، رکوع ۱۵)

(ترجمہ: جب تاریک ہوئی رات تو دیکھا تارے کو) اس عالم نے کہا ستارہ آفتاب اور مہتاب کو دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا یہ ہمارے پروردگار کے مانند ہیں، میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ کیا ابراہیمؑ کے شایانِ شان ہے کہ ستارے آفتاب اور مہتاب کو پروردگار کہیں۔ اس عالم نے کہا خوندکار فرمائیں، میاںؓ نے فرمایا ابراہیمؑ کے لئے اس ستارے آفتاب اور مہتاب پر تشبیہی

بینائی ہوئی ۔ میاںؒ نے کہا جس وقت کہ بینائی اِنّی بَریٔ کی ہوئی تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''انی بری مما تشرکون'' میں بری ہوں ان چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو، عالم نے کہا ''این علم علمنی ربی است نہ کاغذ نہ تعلیم بشر'' (ترجمہ: یہ علم واقعی سکھایا مجھے میرے رب نے، والا علم ہے، کتاب اور تعلیم بشر کا نہیں۔ (حاشیہ ص ۲۲۵)

محضرہ شاہِ دلاورؒ

حضرت شاہ دلاورؒ کا مشہور و معروف محضرہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے تا کہ قارئین تفصیلات سے آ گاہ ہوں۔

ترجمہ: مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ برادران دینی، محبانِ یقینی و طالبان شریعت محمدی ﷺ یعنی اہل مہدیؑ سلام تحیۃ کے بعد دلاورؒ کی جانب سے مطالعہ کر لیں اور قبول فرمائیں اس عریضہ کی غرض اس بات پر مبنی ہے کہ میاں لاڈ شاہؒ گجرات سے اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے آئے ہیں کہ مہدی کا انکار کفر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بات (جو کہی گئی) اللہ کی طرف سے ہے۔ بے شک خیر و شر اللہ کی طرف سے ہے لیکن دین داروں کے طریقہ میں من اللہ اس کو کہتے ہیں کہ اس میں نفس کا مغالطہ اور نہ شیطان کا وسوسہ من اللہ (اللہ کی طرف سے) کہتے ہیں وگرنہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہے کہتے ہیں۔ ہر شخص واقف ہے کہ جو بات شرع کے موافق نہ ہو اور فرامین مہدی کے مطابق نہ ہو وہ محض خطا ہے حق سے نہیں ہے۔

میاں لاڑ شہؒ کہتے ہیں کہ کلمہ گو کو شرع میں کافر کہنا جائز نہیں۔ ان کا مطلق یہ قول غلط ہے۔ اس لئے کہ اہل شرع نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے انکار کو شرع کے اعتبار سے کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ علم کلام میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص انکار کرے ان کی خلافت کا (صحابہؓ کی) تو کفر کرتا ہے اور میاں لاڑ شہؒ اس حدیث کو حجت میں پیش کرتے ہیں اہل قبلہ کو کافر مت کہو۔ بے شک اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں، یعنی بلا موجب شرعی (کافر نہیں کہہ سکتے) یعنی جو کلمہ گو کہ شرع محمدیؐ کا موافق ہو اور جو چیز کہ رسولؐ سے پہنچی ہے اس کو قبول کرتا ہو اگر چہ وہ اقسام کی برائیاں کرنے سے فاسق ہے تو بھی اس کو کافر کہنا شرعاً جائز نہیں۔ پس حدیث لاتکفروا اھل قبلتکم، ایسے ہی شخص کے حق میں مطابق ہو سکتی ہے ورنہ اہل شرع بہت سے کلمہ گو کو کفر سے منسوب کرتے ہیں۔

اے برادر بعض رافضی شراب کو حلال رکھتے ہیں اور زنا و لواطت کو مباح سمجھتے ہیں، اور اللہ

نے جس کو حرام کیا ہے اس کو حلال کہنا بالا جماع کفر ہے اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے۔ پس حدیث **ھذا لا تکفروا اھل قبلتکم** ان کے حق میں بھی کہنی چاہئے۔ یعنی ایسا نہیں ہے حاشا وکلا۔ پس معلوم ہوا کہ مطلق یہ قول کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں ہے۔ محض خطا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اس معنی کی تائید وہ قوی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ ترجمہ: جیسے کھیتی نکالتی ہے اپنی چھوٹی سی شاخ پھر قوی کرتی ہے اس کو پھر موٹی ہو جاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اپنی جڑ پر تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تا کہ غصہ کھائیں ان پر کفار'' (جز ۲۶ رکوع ۱۱) اور اہل شرع روافضی کو اس آیت کی حجت سے کافر کہتے ہیں، اس لئے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر غضب کرتا ہے وہ قول تعالیٰ ''لیغظ بھم الکفار'' کے لحاظ سے کافر ہے، پس رافضیان بھی کلمہ گو اور بظاہر اہل قبلہ ہیں۔ پس معلوم ہوا **لاتکفروا اھل قبلتکم** کے یہ معنی ہوئے کہ کسی کو بلا موجب شرعی کافر کہنا جائز نہیں اور شرح مواقف میں مذکور ہے کہ اور نہ کافر کہو تم اپنے اہل قبلہ کو مگر اس کو جس میں شرک ہو یا صانع علیم وقدیر کا منکر ہو یا اس چیز کا انکار کرے جس کو آنحضورؐ کا لانا ثابت ہے، یا انکار اس کا جس کے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے (اور فارسی کی) اردو یہ ہے کہ یا انکار کرنا ایسی چیز کا کہ جانی گئی ہے آمد اس چیز کی یعنی وجود اس کا زبان سے رسول کے) پس اگر کوئی کہے کہ مہدی علیہ السلام کی خبر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جاری ہوئی ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس کا حال بعینہ اس شخص کے حال کے مانند ہے جو یہ کہے کہ عیسیٰ کی زبان سے جس احمد کا ذکر مذکور ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جو شخص کے مہدی کا منکر ہے وہ دو انکار رکھتا ہے ،یعنی انکار اُس چیز کا جس کو آنحضورؐ کا لانا ثابت ہے، اور انکار اس کا جس کے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس لئے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین علماء متقدمین اور علماء متاخرین سے کوئی شخص مہدوعؑ کی آمد کا منکر نہیں، اگر چہ بعض اشخاص نے مہدیؑ کی صفات میں اختلاف کیا ہے ولیکن آپ کی آمد کا کسی کو انکار نہیں۔ پس بضرورت معلوم ہوا کہ خبر مہدیؑ پر اجماع ہے (خبر امام مہدی موعودؑ متواتر المعنیٰ ہے چنانچہ قرطبی نے لکھا ہے۔ ترجمہ: ''نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت ہیں) اور اجماع کا انکار کفر ہے۔ پس مہدیؑ کے منکر کا حال یہ ہے کہ تاریکیاں ہیں بعض ان کی بعض پر۔ اس وجہ اس نے دو انکار کیئے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور ایک معتبر روایت میں آیا ہے کہ جس نے داعی شرع کی تصدیق نہیں کی حقیر سمجھ کر تو کفر

کیا اور مہدیؑ بھی داعی شرع ہیں، پس جو شخص کے انکار کو کفر نہیں کہتا وہ بھی شرع سے باہر ہے اور رسولؐ نے بھی اسی کے متعلق فرمایا کہ جس نے انکار کیا مہدی کے خروج کا پس تحقیق نے اس نے انکار کیا، اس چیز کا جو نازل ہوئی محمدؐ پر۔ ایسی ذات کے جس کے خروج (وجود) کا منکر کافر ہے تو اس ذات کے ظہور کے بعد اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہے۔

میاں لاڑشاہؒ کی دوسری حجت یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اور میں مامور ہوں اس بات پر کہ میں لوگوں کو **لا الہ الا اللہ** کہنے تک قتل کروں، پس جب لوگ اس کو کہدیں تو ان کے خون اور اموال مجھ سے محفوظ ہو گئے۔ اور ان کا کام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، یعنی جو شخص کے **لا الہ الا اللہ** کہے اس کو قتل کرنا اور اس کا مال لینا حرام ہے۔ **وارھم الی اللہ** ، یعنی ان کے باطنی ایمان کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (باطناً) خلوص رکھیں یا نہ رکھیں کوئی ان کو کافر نہیں کہہ سکتا۔ بے شک یہ حدیث ہے ولیکن جاننا چاہئے کہ یہ بھی ایک شخص کے لئے (صادق آتی ہے) جو کلمہ پڑھتا ہے اور ہر ایک چیز جو رسولؐ سے آئی ہے اس کو قبول کرتا ہے اور اس سے کسی قسم کا کفر ظاہر نہیں ہوا ہے کہ (جس کی وجہ سے) اس کو کافر کہیں یا اس کا مال لیں یا اس کو قتل کریں۔ وگرنہ رافضیوں میں ایک فرقہ ہے جس کو قرامطی کہتے ہیں، ان کے حق میں اہل شرع نے فتویٰ دیا ہے کہ ان کا قتل کرنا حلال ہے۔ اور ان کو قید کرنا جائز ہے اور ان کا مال لینا روا ہے اس لئے کہ یہ فرقہ تمام صحابہؓ کی تکفیر کرتا ہے اور فرائض کو قبول نہیں کرتا، اور حرام کو حرام نہیں جانتا۔ چنانچہ مدارک میں اس آیت **لیغیظ بھم الکفار الخ** (تا جلادے ان سے جی کفار کا، وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا) کئے گناہ بخش دینے کا اور بڑے اجر کا) کے تحت بیان کیا ہے کہ یہ آیت رافضیوں کے قول کو رد کرتی ہے اور ضمیر اصحاب نبیؐ کی طرف پھرتی ہے کیونکہ یہ لوگ (صحابہؓ کو گالیاں دینے والے) بعد وفات نبیؐ کفر کی طرف مائل ہو گئے۔ پس جو شخص یاراں رسولؐ کو کافر کہے کیونکہ یہ چیزیں اس پر جائز نہ ہوں۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث ''اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک لا الہ الا اللہ کہیں۔ بھی ایسے شخص کے حق میں ہے جو اعتقاداً اور کلیاً اور جزیاً شرع کے موافق ہو ورنہ یہ مشکل پیش آئے گی کہ حضرت عمرؓ نے رسولؐ کے حضور میں ایک منافق کو قتل کیا اور فاروق کا خطاب پایا۔ رسولؐ، عمرؓ کے اس فعل پر خوش ہوئے۔ پس لا الہ الا اللہ کہنا اس کو بری نہیں کیا، اس لئے کہ اس کی طرف سے کفر ظاہر ہوا، یعنی رسولؐ کے حکم پر راضی نہ ہوا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہی حکم جاری

ہوگا۔اس شخص پر جو راضی نہ ہو رسولؐ کے حکم پر۔

اگر کسی شخص نے کہا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار کفر نہیں ہے تو اس کو پوچھنا چاہئے کہ اول دیوار قائم ہوتی ہے من بعد نقش بر دیوار۔لہذا مہدیؑ کی مہدیت کا ثبوت کہاں سے ہے اگر کہا قرآن سے ہے تو اس کو کہنا چاہئے کہ پس انکار مہدی کیوں کفر نہ ہوگا اس لئے مثبت اسم فاعل ہے۔اثبت یثبت سے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدیؑ (کی مہدیت) کو ثابت کرنے والا اور اس کی شہادت دینے والا قرآن ہے۔پس انکار مثبت وشاہد (قرآن) کا ہے۔اگر کہا کہ خبر متواتر سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت ہے تو بھی انکار کفر ہے، اگر کہا مومنوں کے اجماع سے ہے تب بھی انکار کفر ہے۔

دیگر ہمارے بعض یاروں کا کہنا ہے کہ ثبوت مہدیؑ کا اشارہ قرآن سے ہے، یہ بھی غلط ہے۔اس لئے کہ اشارہ حجت کے لائق نہیں اور مہدیؑ نے حجت کیا ہے۔(قرآن کو حجت میں پیش کیا ہے) پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ثبوت قرآن کی عبارت سے ہے۔

دیگر میاں لاڈ شہؒ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر فرمائی ہے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، اور میاں لاڈ شہؒ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف، قاضی مخالف اور علماء مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ و عید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔سنئے میاں لاڈ شہؒ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو، یہ صاحب (میاں لاڈ شہؒ) نہر والا سے فرح تک ہمراہ بھی نہ تھے۔حضرت مہدیؑ نے جس جگہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے۔بلکہ بعض جگہ موافق بھی تھے، چنانچہ کاہیہ میں قاضی قاون کے فرزندان موافق تھے۔ہماری بحث منکر میں ہے، ساکت میں نہیں ہے۔یہ (میاں لاڈ شہؒ) دیانت نہیں کرتے کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ جس نے مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو۔مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔

حضرت شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ ہم نے مہدی کی زبان سے سنا ہے جس وقت دانا پور میں (امام کو) جذبہ ہوا تو پہلی دفعہ ذات کی تجلی ہوئی اور فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے تجھ کو مراد اللہ کا علم دیا ہے

اور اپنی کتاب کو تیری میراث گردانا ہے اور انکار تیرا ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ یہ (ذات مہدیؑ) محمدؐ کی خاص ولایت ہے، چنانچہ رسولؐ نے خدا سے حکایت کرتے ہوئے اس مرتبہ کی خبر دی ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا، اے میرے نور کے نور، اے میرے بھید کے بھید، اے میری معرفت کے خزانے، اے محمدؐ میں نے تجھ پر اپنا ملک فدا کیا۔ پس مہدیؑ کا انکار خدا کا انکار کیوں نہ ہو ہم نے یہ حکایت مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں۔ پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے۔ بندہ کو مہدیؑ کی زبان سے حجت ہے۔ جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ لازم ہوا۔

ایک روز میاں سید کریم اللہؓ برادر میاں سید سلام اللہؓ نے مہدیؑ سے پوچھا کیا آپ کا انکار کفر ہے؟ تو فرمایا، ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو بتلا کر کہا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے۔

اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ ولایت کا انکار کفر ہے اور ہر وہ شخص جو ظاہر رسول (نبوت) کو قبول کرتا ہے وہ نبی کی ولایت اور نبی کی نبوت ہر دو کو قبول کرتا ہے۔ پس کوئی شخص منکر مہدیؑ نہیں ہے۔ اس بات میں بھی خلل (فتور) ہے کہ مہدیؑ کی ذات کو علیحدہ رکھتا ہے اور ولایت کو علیحدہ کرتا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں نبی کی ولایت اور مہدی کی ذات ایک ہیں چنانچہ رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارے ارواح ہمارے اجساد اور ہمارے اجساد ہمارے ارواح ہیں۔

اگر کسی نے یہے کہا کہ میراں سید محمدؐ تمام اولیاء سے فاضل ہیں، اور آپ پر نبی کی ولایت بھی ختم ہو چکی ہے ولیکن مہدیؑ کے (جس کا ذکر) خدا اور رسولؐ نے کیا ہے یہ وہ نہیں ہیں تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ ذات (مہدی) تجلی ذات (حق) رکھتی ہے اور بینائی چشم اور مو بمو رکھتی ہے مگر مہدیؑ نہیں ہے تو وہ بھی بلاشبہ کافر ہے۔ اس وجہ سے مہدیؑ نے اس لفظ مہدیؑ کو بھی بغیر امر خدا ظاہر نہیں فرمایا ہے چونکہ (مہدیؑ) نے اس لفظ مہدیؑ کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ظاہر کیا ہے لہذا مہدیؑ کو قبول کرنا مخلوق کے لئے فرض ہوا اس لئے کہ من اللہ ہے۔

پس جان تحقیق کہ اصحاب مہدی موعود اور تابعین نے اس مکتوب پر اتفاق کیا ہے ان میں سے میراں سید محمودؓ بن حضرت امام مہدی موعودؑ اور میاں سید خوند میرؓ اور میاں شاہ نعمتؓ اور میاں شاہِ

نظامؓ اور ملک برہان الدینؓ اور ملک گوہرؓ اور میاں شاہِ دلاورؓ میاں امین محمدؓ اور ملک معروفؓ اور میاں یوسفؓ اور میاں سید سلام اللہؓ اور میاں ابوبکرؓ اور میاں ملک جیؓ اور میاں عبدالمجیدؓ اور میاں خوند ملکؓ اور میاں ابومحمدؓ اور میاں جنیدیؓ اور میاں بھائیؓ وغیرہ ہم، اصحاب رضی اللہ عنہم سے ہیں۔ اسی طرح میاں سید یعقوب حسن ولایتؓ اور ملک الہدادؓ اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح بن میاں ابوبکرؓ اور میاں عبدالرحمٰن وغیرہم، تابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے ہیں اور جو شخص کے نکلا اس اجماع اور اتفاق سے پس وہ خارج ہے ہم سے''۔

حضرت شاہِ دلاورؓ کے محضرہ سے اجمالی طور پر یہ بات پائے ثبوت کو پہنچ گئی کہ حضرت مہدی موعودؑ کا منکر کافر ہے اور حضرت مہدی موعودؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ باوجود اس قدر ثبوت و وضاحت کے پھر بھی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت مہدیؑ کا منکر کافر نہیں اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اجماع صحابہؓ و تابعین کا منکر ہے۔ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ نے تحریر فرمایا ہے کہ بزدوی میں شرط اجماع کے باب آخر میں لکھا ہے کہ جس نے اجماع کا انکار کیا، پس اس کا پورا دین باطل ہوگیا۔ کیونکہ دین کے تمام اُصول کا دار و مدار مسلمانوں کے اجماع پر ہے۔ یعنی اجماع کے قول پر ہے۔

بعض روایات کی بناء پر حضرت شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ اور حضرت عبدالملک سجاوندیؒ عالم باللہ کی درخواست پر بندگی میاں لاڈ شہؓ نے اپنے رسالہ نفی تکفیر منکر کے باب میں جو اعتراضات تحریر فرمایا تھا اس کو خارج کردیا اور محضرہ سے آپ نے بھی اتفاق فرمالیا کیونکہ اجماع میں تمام صحابہؓ وغیرہم میں آپ کا محضرہ میں شریک رہنا مذکور ہے۔ اس طرح حضرت شاہِ دلاورؓ کا محضرہ گروہ مہدویہ میں ہمیشہ کے لئے ایک متفقہ، مستند اور منظورہ اجماع صحابہؓ و تابعینؒ فیصلے کی حیثیت سے باقی رہ گیا، اور اس سے ایک بہت بڑے فتنہ کا سد باب ہوگیا ہے، یہ قیامت تک ہونے والی مہدویوں کی نسلوں پر آپ کا احسان عظیم ہے۔

ازواج واولاد

حضرت مہدیؑ نے اماں راج متیؓ کو آزاد کر کے حضرت شاہ دلاورؓ کا پہلا نکاح انہی سے کروایا، بی بی موصوف کے شکم سے چار فرزند میاں ابوجیؒ، میاں شہاب الدینؒ، میاں فرض اللہؒ اور

میاں سعد اللہؒ ہوئے۔ اماں راج متیؒ کے وصال کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی دلاورؓ کے لئے خدائے تعالیٰ نے چند سید زادیاں اور اشراف زادیاں لکھی ہیں۔ آپ کا دوسرا نکاح بی بی خونزا انورؒ سے ہوا جو شاہ عالم کی پوتری تھیں اور ان کے بطن سے دو فرزند میاں حبیب اللہؒ اور میاں عطاء اللہؒ اور تین دختران بی بی حلیمہؒ، بی بی آمنہؒ اور بی بی زینبؒ ہوئے۔ بی بی زینبؒ حضرت محمود شاہؒ سے بیاہی گئیں۔ جن کے بطن سے حضرت شاہ شریف مجذوبؒ پیدا ہوئے۔ یہ اپنے زمانہ کے بڑے مجذوب اور باخدا بزرگ گزرے ہیں۔ یہ حضرت عبدالکریمؒ نوری کے فیض یافتہ تھے اور صاحب کشف و روشن ضمیر تھے۔ اُن کا شاندار روضہ احمد نگر میں آج بھی مرجع خلائق ہے۔

میاں حبیب اللہ کو چار فرزند ہوئے شاہ عبدالرحیم، شاہ عبداللطیفؒ، شاہ عبدالفتحؒ اور شاہ فرض اللہؒ یہ چاروں فرزندان حضرت شاہ دلاورؓ کی چوکھنڈی کے باہر جنوبی حصہ میں آسودہ ہیں۔

وصال مبارک

روایت ہے جب شاہ دلاورؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ آج جو اشخاص تمہارے دائرہ میں ہیں ان سب کو خدائے تعالیٰ نے بخش دیا، مگر تین اشخاص کو نہیں بخشا۔ اس خبر سے دائرہ میں بہت آہ وزاری ہوئی چند روز کے بعد تین برادر دائرہ سے بھاگ گئے، کیونکہ وہ طالب صادق نہیں تھے۔ (حاشیہ ص ۲۵۳)

حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا ''دو زمینیں اس بندہ کی آرزو کرتی ہیں ایک بھیلوٹ کی زمین دوسری بورکھیڑہ کی زمین، خدا جانے کہاں قرار ہوگا''۔ (نقلیات میاں سید عالم ص ۲۴) آخر بورکھیڑہ کی زمین کو یہ شرف حاصل ہوا جہاں آپ آرام فرما رہے ہیں۔

روایت ہے کہ ''حضرت شاہ دلاورؓ ایک روز دائرہ کے چند فقراء کے ساتھ جماعت خانہ کی مرمت کا کام کروا رہے تھے کہ ناگہاں چھت سے شہتیر آپ کے سر پر گر پڑا اور آپ کا سر مبارک زخمی ہو گیا''۔ شاہ دلاورؓ کے آخر وقت پر موضع بورکھیڑہ میں آنحضرتؓ کو بہت تکلیف ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ تکلیف و درد کی کیفیت کس لئے ہے۔ آنحضرتؓ نے فرمایا بندہ کو اطلاع کئے بغیر کچھ فقیروں کا حق اِس بندہ کے وجود میں گیا ہے، اس لئے دو فرشتہ مقرر ہوئے ہیں جو پیٹ کے اندر گوشت کو کاٹ کر علیحدہ کر رہے ہیں، اسی سبب سے حرارت ہے۔ (تذکیرالصالحین ص ۲۴۷)

روایت ہے بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ کبھی کبھی آکر چند روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی خدمت

میں رہ کر پھر وطن جایا کرتے تھے۔ آپؒ کے وقت آخر جب میاں عبدالرحمٰنؒ واپس جانے والے تھے۔ میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ تم مت جاؤ کیونکہ اس میں مقصود خدا ہے۔ اس لئے آپ ٹھہر گئے۔ جب رحلت کا وقت قریب آیا تو آنحضرتؓ نے میاں عبدالرحمٰنؒ سے فرمایا تم میرے جنازہ کی نماز اپنی امامت سے پڑھاؤ۔ بھائی نظامؓ کی رحلت کے وقت تمہاری آرزو تھی اور تم یہ کہتے تھے کہ ''اے باباجی جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں تب تک تسلی نہ ہوگی، اب اے عبدالرحمٰنؒ تم کو خدا کا دیدار چشم سر سے حاصل ہوگیا ہے، تم کامل ہو گئے''۔ (پنج فضائل ص ۸۹)

بالآخر ۳۴ سال خلافت کرنے کے بعد سر کے زخموں سے آپؓ کا وصال مبارک بورکھیڑہ میں ۲/ ذیقعدہ ۹۴۵ ہجری (مطابق ۱۵۳۹ عیسوی) ۸۴ سال کی عمر میں ہوگیا۔ آپؓ کے وصال کے وقت دائرہ میں ۱۴ سو فقراء تھے۔ بورکھیڑہ میں آپؓ کا روضہ مبارک آج بھی آپؓ کی عظمت کا نشان اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ اور آپؓ کے فیض کا دریا رواں دواں ہے جو حسب فرمان حضرت مہدیؑ قیامت تک جاری رہے گا۔

روضۂ مبارک

موضع بورکھیڑہ حضرت شاہِ دلاورؓ کی روضہ کی عظمت اور شہرت کی وجہ مقامی طور پر ''پیر کا بورکھیڑہ'' کے نام سے عوام میں مشہور ہے۔ اور بورکھیڑہ بزرگ بھی کہلاتا ہے۔ یہ موضع تعلقہ چالیس گاؤں (ضلع جلگاؤں) سے ۱۳ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چالیس گاؤں مہاراشٹرا اسٹیٹ کا ایک مشہور تجارتی شہر ہونے کے ساتھ ساتھ ریلوے جنکشن اور سرکاری بسوں کا بڑا اسنٹر ہے۔ اس مقام کا محل وقوع مرکزی نوعیت کا ہونے سے ہندوستان کے ہر حصہ سے آنے والے زائرین کے لئے سہولت کا باعث ہے۔ چالیس گاؤں سے بورکھیڑہ روزآنہ سرکاری بسیں چلائی جاتی ہیں۔ بس اسٹاپ روضہ مبارک کے پاس ہی واقع ہوا ہے۔

حضرت شاہ دلاورؓ کا روضہ مبارک موضع کے مشرقی حصہ میں ندی کے کنارے واقع ہے۔ بحالت موجودہ روضہ کے اطراف چار دیواریں ہیں جس کے اندر چوکھنڈی مبارک ہے، دیگر چند قبور کے منجملہ تین پختہ ہیں۔ ایک مسجد، باؤلی اور چند درخت ہیں۔ چوکھنڈی کے اندرونی حصہ میں حضرت شاہ دلاورؓ کی مزار مبارک کے مشرقی جانب حضرت شاہ طاہرؒ اور حضرت شاہ ابوجی عرف ابو محمدؒ (فرزند) اور مغرب کی جانب حضرتہ مانجہ بی بیؒ (دختر) حضرتہ بی بی منورہؒ (زوجہ) اور حضرت شاہ

حبیب اللہؒ (فرزند) کے مزار ہیں۔ چوکھنڈی کے باہر جنوبی حصہ میں حضرت شاہ فرض اللہؒ (فرزند) ،حضرت بی بی راج متیؒ (زوجہ اول)، حضرت شاہ حبیب اللہؒ کے تین فرزنداں شاہ فرض اللہؒ، شاہ فتح اللہؒ اور شاہ عبدالرحیمؒ اور عبدالغفار نبیرہ علامہ حضرت شیخ علائیؒ کے قبور ہیں جو سوائے تین کے زمین دوز ہو چکے ہیں اور نا قابل شناخت ہیں۔ (حوالہ تاریخ سلیمانی) حظیرہ کے شمالی جانب تقریباً 1½ ایکڑ اراضی دائرہ کے تحت ہے جو جناب رمضانی صاحب مجاور کے قبضہ میں ہے۔ روضۂ مبارک پر عرس کے موقع پر اور دیگر اوقات میں ہندوستان کے ہر گوشہ سے زائرین آتے ہیں اور اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ زائرین کے علاوہ اکثر مایوس العلاج مریض دور دراز سے آ کر روضہ کے احاطہ میں بالخصوص حضرتؒ کی مزار مبارک کے پائینتی جو نیم اور اِملی کے درخت ہیں ان کا پتہ اور چھال کوٹ چھان کر اس کا رس استعمال کرتے ہیں اور مزار مبارک کے پاس رکھا ہوا پانی استعمال کرتے ہیں۔ اِن پتوں اور چھال کا رس اور پانی ہر مرض کے لئے حاذق دوا کا کام کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم و حضرت شاہ دلاورؒ کے صدقہ سے لوگ شفایاب ہو کر خوشی خوشی لوٹتے ہیں۔ اکثر آسیب زدہ مریض بھی آ کر صحت یاب ہوتے ہیں۔ دائرہ کی باؤلی کا پانی بھی صحت بخش اور شفا بخش ہے۔ دائرہ کو آنے والے زائرین اور مریضوں کے قیام کے لئے سوائے مسجد اور جھاڑوں کے سایہ کے یہاں اور کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک مسافر خانہ تعمیر کیا جانا چاہیئے۔ عموماً بہرہ عام و عرس اور شب معراج کے موقع پر یہاں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہیں۔ شب معراج مورخہ ۲۶ ررجب ۱۴۰۴ ہجری م ۲۹ راپریل ۱۹۸۴ء کے اجتماع میں اس مسئلہ پر غور کیا جا کر ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا، حضرت سید ابراہیم صاحب عرف باوا صاحب میاں ساکن کرہ سرپرست، حضرت سید علی مرتضٰی صاحب عرف داد میاں ساکن مشیر آباد نائب سرپرست، ہارون مہدوی صاحب ساکن آروی صدر، نواب عبداللہ صاحب ساکن کرہ نائب صدر، جناب شیخ داؤد صاحب ساکن اورنگ آباد سکریٹری و خازن مقرر ہوئے۔ دیگر ارکان کمیٹی حیدرآباد، کرہ، اچل پور، احمد نگر، احمد نگر سے اور مقامی سرکردہ عہدیداران پنچایت سے نامزد کئے گئے۔ حیدرآباد علاقہ سے سرمایہ کی فراہمی کے لئے اس فقیر کے علاوہ جناب محمد انعام الرحیم خاں صاحب، جناب سید قاسم صاحب و جناب سید شاہ محمد صاحب کو مجاز گردانا گیا، سرمایہ کی فراہمی کی غرض سے ایک اپیل ماہنامہ نور حیات اور نور ولایت میں شائع کرائی گئی اور اس فقیر کے جناب سید شاہ محمد

صاحب کی ہمراہی میں علاقہ گجرات میں ڈبھوئی، بڑودہ اور بھروچ اور جناب شیخ داؤد صاحب کے ساتھ بجواڑہ کا دورہ کرنے سے اور مقامی طور پر مشترکہ جدوجہد سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کا سرمایہ جمع ہوا جو درگاہ کمیٹی کے بینک اکاؤنٹ میں ارسال کیا گیا، جناب شیخ داؤد صاحب و جناب سید اسحاق صاحب کی نگرانی میں مسافر خانہ کی تعمیر کا کام انجام پایا، جس میں چار کمرے، ایک ہال، تین حمام، تین بیت الخلاء، طہارت خانہ اور ایک حوض کی تعمیر کے علاوہ قدیم مسجد کی درستگی کے ساتھ ساتھ توسیع عمل میں آئی۔ روضہ مبارک کی تعمیر کے لئے جناب سید محمود طالب خوندمیری صاحب آرکیٹکٹ سے پلان تیار کروایا جا کر کام شروع کر دیا گیا ہے الحمدللہ۔ ایک حیدرآبادی صاحب خیر بھائی کے تعاون سے آر سی سی چھت تیار ہو چکا ہے۔ مابقی کام کی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب تکمیل ہو جائے گی اور اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد حضرت شاہ دلاورؓ کا نیا روزہ مکمل ہو جائے گا، اس کارِ خیر میں جن جن اصحاب نے دامے درمے تعاون کیا ہے، اللہ پاک ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

حوالہ جات

۱۔ مولود، سیرت حضرت امام مہدی موعودؑ، مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ

۲۔ حاشیہ، انصاف نامہ۔ مولفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ

۳۔ تذکرۃ الصالحین۔ مولفہ حضرت سید حسین عرف عالم سیدن میاں صاحبؒ

۴۔ پنج فضائل۔ مولفہ حضرت بندگی میاں سید روح اللہؒ (طباعت اکٹوبر ۱۹۹۰ء)

۵۔ نقلیات بندگیاں میاں سید عالمؒ، مولفہ حضرت بندگی میاں سید عالمؒ

۶۔ توقیت۔ مرتبہ مولوی سید افتخار اعجاز صاحب، بی۔ اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اختتامیہ وشکریہ

حامداً ومصلیاً!

اس حقیر و بے بساط فقیر نے قبل ازیں ۱۹۸۶ء میں جناب ابوبکر صاحب سکریٹری انجمن دائرۃ الاسلام مشیر آباد کی خواہش و اِصرار پر ایک مختصر سا رسالہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی سیرت مبارکہ کے تعلق سے لکھا تھا جو انجمن مذکور کی جانب سے طبع کیا گیا۔ رسالہ بے حد مقبول ہوا اوراس کی ایک ہزار کاپیاں بہت جلد ختم ہوگئیں۔ اس کے بعد اکثر احباب نے خواہش کی کہ اس کو وسعت دی جا کر ایک تفصیلی اور جامع کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے۔ اسی بناء پر یہ کتاب مزید تفصیلات کے اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

اہل علم حضرات بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے قومی کتب میں حضرت شاہ دلاورؓ کی زندگی کے تفصیلی حالات و واقعات کسی ایک کتاب میں نہیں پائے جاتے، البتہ آپؓ کے تعلق سے حضرت مہدیؑ کی نقلیات مبارکہ جس میں بشارتیں دی گئی ہیں اس کا ذکر ہے کافی کدوکاوش کے بعد جس حد تک سابقہ کتب سے مواد فراہم ہوسکا جمع کر کے مختلف ذیلی عنوانات کے تحت ایک جگہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کاوش کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے نوجوان بھائی ہمارے عالی قدر خلفاءؓ واصحابؓ مہدیؑ کے حالات وواقعات زندگی، ان کی دینداری، ان کا تقویٰ و پرہیزگاری، صبروشکر، توکل وقناعت، تسلیم ورضا، فقروفاقہ، دیانت وامانت، حق گوئی وحق جوئی، اخلاقِ حمیدہ، صدق وصفا، عشق الٰہی، خدا طلبی، خدارسی، وخدابینی جیسے عظیم الشان خصوصیات سے واقف ہوکر اپنے اعمال کی اصلاح کی جانب متوجہ ہوں اور حتی المقدور اتباع و پیروی کر کے اپنے ایمان کو مستحکم واستوار کریں۔ کیونکہ

حضرت مہدیؑ خلفاؓ واصحابِؓ مہدیؑ کے عمل کی تقلید کرنے میں ہی ہمارے ایمان کی سلامتی ہے، اس لئے کہ خلفاؓ واصحاب مہدیؓ کی یہ وہ ہستیاں ہیں جو خلیفۃ الرحمٰن حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبتِ فیض رساں سے راست فیضیاب ہوئی ہیں اور اپنے علم وعمل بااخلاص سے حضرت مہدیؑ کی اتباع وتقلید میں اس طرح پابند رہی ہیں جس طرح کہ حضرت مہدیؑ نے خدائے تعالیٰ سے تعلیم بلاواسطہ پاکر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاخطا اتباع فرما کر تابع تام کی بشارت کو کلیتاً صحیح ثابت فرمایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل قرآنِ پاک کی تعلیمات کی عملی تفسیر ہے۔ اس اعتبار سے خلفاؓ وصحابہؓ کا اتباع فقط اتباعِ حضرت مہدیؑ ہی نہیں بلکہ بواسطہ حضرت مہدیؑ اتباع خدا ورسول اللہؐ واتباع قرآن ہوگا۔ اس بات کو پیش نظر رکھ کر خلفاءؓ و صحابہ مہدیؓ کے حالات وواقعات پر غور کرنا اور حتی المقدور ان کے اتباع کی سعی کرنا ہماری نجات و بخشش کا موجب ہوگا۔

یہ فقیر حضرت وحید العصر سعید العلماء مولانا ابوالفتح سید نصرت صاحب تشریف اللٰہی جانشین حضرت مرشدی ومولائی فاضل العصر مولانا حضرت سید عبدالحئی عرف حافظ میاں صاحبؒ کا بے حد ممنون ہے کہ حضرت نے نہ صرف مسودہ ملاحظہ فرما کر مفید مشوروں سے مستفید فرمایا بلکہ اس کتاب کا تعارف لکھ کر اس خادم کی ہمت وحوصلہ افزائی فرمائی۔ اُمید ہے کہ برادران قومی اس کتاب سے خاطر خواہ استفادہ فرمائیں گے۔ اگر احیاناً کتاب میں کوئی خامی رہ گئی ہو تو لِلّٰہ اس فقیر کو آگاہ فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جاسکے۔

فقط

خاکپائے

حضرت پیرومرشد فاضل العصر مولانا سید عبدالحئی عرف حافظ میاں صاحبؒ

فقیر سید حسین بلخی غفرلہ

MAP OF INDIA

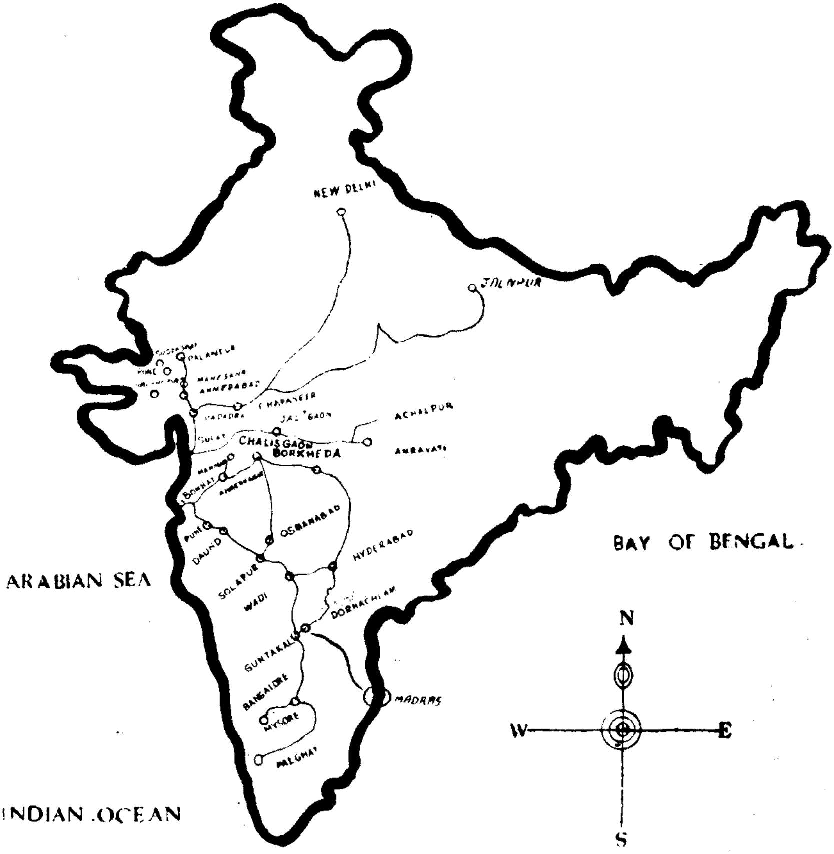
NEW DELHI
PALANPUR
AHMEDABAD
VADADRA
SURAT
CHALISGAON
BORKHEDA
ACHALPUR
AMRAVATI
BOMBAY
PUNE
DAUND
OSMANABAD
HYDERABAD
SOLAPUR
WADI
DORNACHLAM
GUNTAKAL
BANGALORE
MYSORE
PALGHAT
MADRAS
ARABIAN SEA
BAY OF BENGAL
INDIAN OCEAN
N
W
E
S

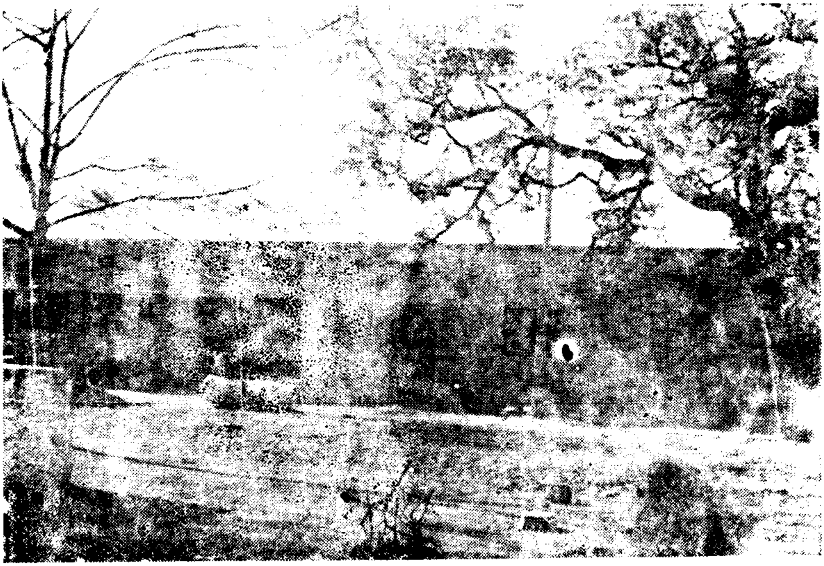

مسافرخانہ بورکھیڑہ شریف

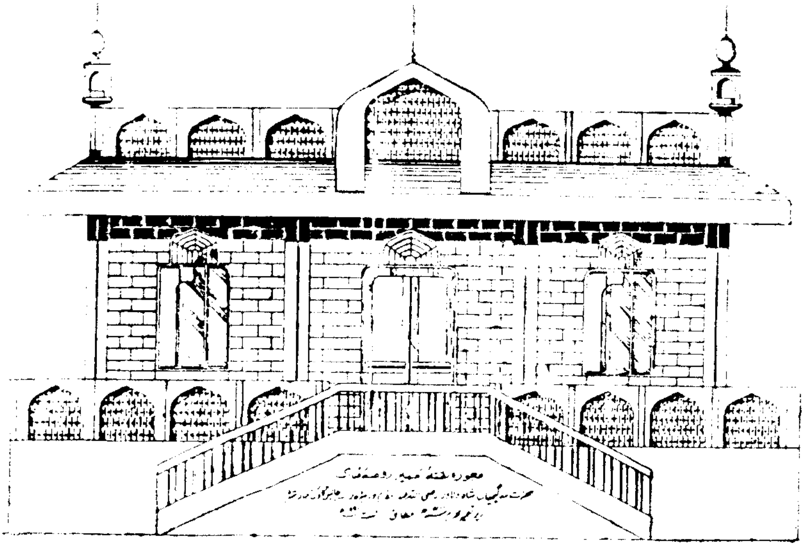

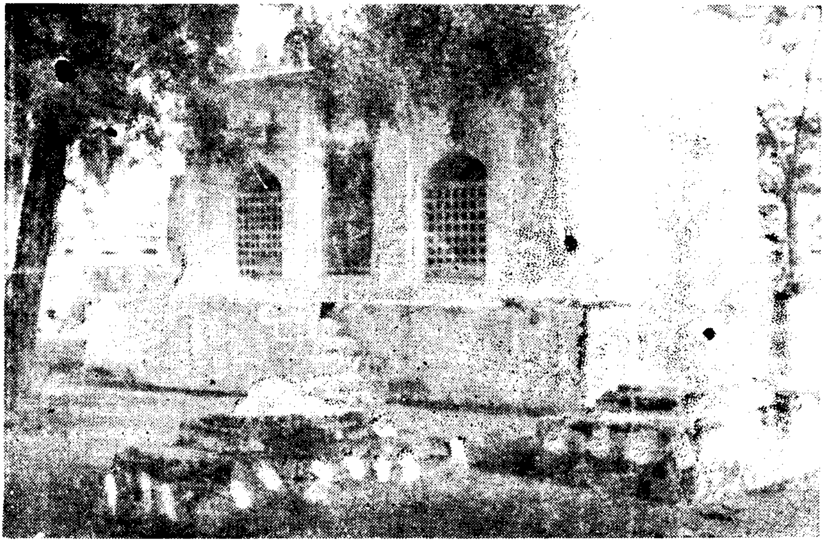

روضہ مُبارک، حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ بورکھیڑہ

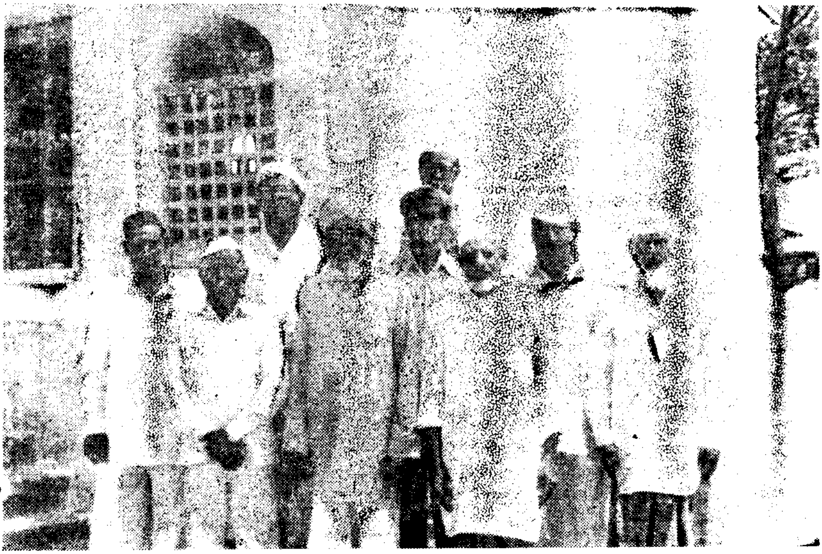

اراکین کمیٹی روضۂ بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ بورکھیڑہ

اللہ نے دیا ہے

برائے ایصال ثواب

ہمارے والد حضرت سید حسین بلخیؒ و والدہؒ